عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۲ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۸ تا ۲۴ جولائی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۸

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عورتوں کے لئے
رحمت

مولانا غلام غوث ہزارویؒ
قادیانیت کے تعاقب میں

ناز ہے جن پر تاریخ آدمؑ

تفہیم ختم نبوت

مسیح قادیاں

قیمت: ۵ روپے

س : اگر فرض میں امام تشہد میں ہو لیکن جیسے ہی ہم نیت باندھ کر بیٹھیں امام سلام پھیر دے تو تشہد پوری کرکے کھڑے ہوں یا فوراً کھڑے ہو جائیں۔

ج : تشہد پوری کرکے کھڑے ہوں۔

س : سفر سے واپسی پر کب تک قصر پڑھنی چاہئے؟ کیا شہر پہنچنے تک ہم مسافر ہوں گے؟

ج : شہر کی آبادی شروع ہونے تک مسافر ہوں گے۔

س : فجر کی نماز اگر قضا ہو جائے تو کیا فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے؟

ج : زوال سے پہلے سنتوں کے ساتھ پڑھے۔

س : اگر صرف اتنا وقت ظہر کے فرض سے پہلے باقی ہو کہ سنتیں پڑھی جاسکیں جبکہ فجر کی قضا پڑھنا ہو تو کیا پڑھے؟

ج : پہلے قضا پڑھے سنتیں بعد میں پڑھے۔

س : اگر ایسے وقت مسجد پہنچے کہ ظہر کی جماعت کھڑی ہو تو پہلے قضائے فجر پڑھے یا ظہر باجماعت پڑھنے کے بعد فجر کی پڑھے؟

ج : اگر وہ صاحب ترتیب ہے تو پہلے قضا پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہیں تو جماعت میں شریک ہو جائے، قضا بعد میں پڑھ لے۔ "صاحب ترتیب" وہ ہے جس کے ذمہ قضا نمازیں پانچ سے زیادہ نہ ہوں۔

س : عصر کے بعد قضا نماز یا نوافل ادا کئے جاسکتے ہیں؟

ج : عصر کے بعد قضا نماز جائز ہے، مگر لوگوں کے سامنے نہ پڑھے تنہائی میں پڑھے۔ نوافل جائز نہیں۔

س : ایک صاحب نے ڈسپنسری بنائی جس میں زکوٰۃ کے پیسوں سے ادویات رکھیں اور ڈسپنسری کے اوپر لکھ دیا کہ یہاں سے صرف زکوٰۃ کے مستحق لوگ دوائی حاصل کرسکتے ہیں، لیکن آج کل چونکہ ناواقفیت ہے اس لئے ہر قسم کے لوگ وہاں سے دوائی لے جاتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج : جو مستحق لوگوں نے لی وہ ادا ہو جائے گی اور جو غیر مستحق لوگوں نے لی اتنا حصہ ادا نہیں ہوگا۔

س : میں نے ایک شخص کو قرض دیا اب وہ شخص اسے تھوڑا تھوڑا کرکے دینے کا ارادہ رکھتا ہے، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے قرض واپس نہ لوں بلکہ اس رقم کو زکوٰۃ سمجھ لوں کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج : اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی اور کی معرفت اس کو زکوٰۃ کی رقم دیدیں اور خود اس سے وصول کرلیں۔

س : آنحضرت ﷺ نے ہجرت مدینہ کی طرف فرمائی لیکن جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو وہاں مستقل رہائش کیوں اختیار نہیں کی؟

ج : مہاجر کے لئے اپنے پہلے وطن کا اختیار کرنا جائز نہیں، ورنہ ہجرت باطل ہو جاتی ہے۔ (واللہ اعلم)

(ڈاکٹر ساجد اللہ تفہیمی، کراچی)

س : این آئی ٹی یونٹ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ اب چونکہ صورتحال بدل گئی ہے اب آپ اس کے حق میں رائے نہیں دیتے ہیں، انہی دنوں مفتی رفیع عثمانی صاحب کی رائے بھی اس اسکیم کے رد میں شائع ہوئی، اس سلسلے میں آنجناب سے مشورہ مطلوب ہے کہ ہماری رہنمائی فرمائیے اور اگر کوئی اور ادارہ یا اسکیم سود سے پاک موجود ہو تو ہمیں آگاہ فرمائیے؟

ج : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... این آئی ٹی کا معاملہ مشکوک ہے، اس ادارے سے تفصیلات معلوم کرلی جائیں کہ وہ کن مدات میں سرمایہ کاری کرتا ہے، ان میں سے جو مدیں صحیح ہوں ان کا منافع حلال ہے، اور جو صحیح نہ ہوں ان کا منافع بغیر نیت صدقہ کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی سرکاری ادارہ مجھے معلوم نہیں جو سود سے پاک ہو۔ (واللہ اعلم)

(میر حسن فاروقی، جیکب آباد)

س : یہ جو تبلیغ والے کہتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں نکل کر اپنے اوپر ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ روپے صدقہ کرنے کے برابر ملتا ہے اور ایک نماز پڑھنے کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں جتنا ملتا ہے، یہ صحیح ہے؟

ج : حدیث سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے۔

س : عشاء کے کون سے نفل بیٹھ کر پڑھنا سنت ہے، نیز بیٹھ کر پڑھنے میں رکوع کس طرح کرے؟

ج : نفل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے، رکوع میں جھک جائیں بس رکوع ہو جائے گا۔

س : اذان کے بعد دعا مانگنا ہاتھ اٹھاکر کیسا ہے؟

ج : منقول نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۸ ۱۲ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۸ تا ۲۴ جولائی ۱۹۹۷ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت
- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر
- محمد انور

قانونی مشیر
- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- ماہ ربیع الاول اور قادیانی سرگرمیاں ۴
- تفہیم ختم نبوت.........(مولانا لال حسین اخترؒ) ۶
- مسیح قادیان.........(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۱۱
- نازاں ہے جن پر تاریخ آدمؑ (مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) ۱۵
- حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی......
  قادیانیت کے تعاقب میں (مولانا منظور احمد آسی) ۱۹
- محمد رسول اللہﷺ..... عورتوں کے لئے رحمت (ثمینہ شفقت قریشی سہام) ۲۱
- بازگشت.........(مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۲۳
- اخبار ختم نبوت ۲۴

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199.

زر تعاون
سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ نیو رضویہ ٹاؤن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام دشمن قوتوں کی سرپرستی میں
توہین رسالت اور توہین قرآن

یہودیوں کی طرف سے غربی اردن کے شہر الخلیل میں توہین رسالت پر مبنی پوسٹر مسلمانوں کی دکانوں پر چسپاں کرنے اور اس کے خلاف فلسطینی مسلمانوں کے احتجاج سے شروع ہونے والا احتجاجی سلسلہ تاحال جاری ہے۔ کئی اسلامی ممالک نے بشمول پاکستان کے' اس کی شدید مذمت کی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو زک پہنچانے کے لئے ابلیس مغرب نت نئے حربے ایجاد کر رہا ہے۔ کبھی سلمان رشدی سے "شیطانی آیات" لکھوائی جاتی ہے' کبھی تسلیمہ نسرین کا زہر آلود قلم زہر اگلتا دکھائی دیتا ہے' کبھی یوسف کذاب مسیلمہ کذاب کے نقش پا پر گامزن دکھائی دیتا ہے' کبھی رحمت مسیح اور سلامت مسیح مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا امتحان لیتے دکھائی دیتے ہیں' کبھی خواتین کے ملبوسات پر قرآنی آیات چھاپ کر ماڈل گرل کے ذریعہ اس کی نمائش کی جاتی ہے' کبھی جاپان میں کلمہ' قرآنی آیات اور درود شریف کے پرنٹ والے کپڑے بنائے جاتے ہیں' کبھی امریکی جوتا ساز کمپنی اپنے جوتوں پر اللہ کا مقدس نام چھاپتی ہے' اور کبھی امریکی عدالت کے باہر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بنائی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی روح یقیناً" ابلیس مغرب سے بہت خوش ہوگی کہ جس کام کو ادھورا چھوڑ کر وہ دوزخ کا ایندھن بن گیا' اسے اس کے آقا سفید طاغوت نے پورا کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

مسلمانوں نے جب بھی ان واقعات کے خلاف آواز اٹھائی تو ابلیس مغرب نے فوراً" انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ شاید اس کے نزدیک انسانی حقوق کی سربلندی کا معیار محسن انسانیت کی توہین' انسانی زندگیوں کے لئے مکمل ضابطہ حیات قرآن پاک کی توہین اور خالق انسانیت اور خالق کائنات کے مقدس نام کی توہین اور بے قدری ہے۔ ماضی میں جو افراد اس قسم کی وارداتوں میں ملوث رہے ہیں وہ برطانیہ' جرمنی' بیلجیم کے سرکاری مہمان بنام سیاسی پناہ گزین رہے ہیں۔

مسلم ممالک نے انفرادی طور پر تو یہودیوں کی طرف سے توہین رسالت کے واقعہ پر احتجاج کیا ہے' لیکن بحیثیت مجموعی ان کا کوئی مضبوط رد عمل سامنے نہیں آیا۔ اور عرب لیگ' رابطہ عالم اسلامی' جیسی تنظیموں نے اس پر کوئی سخت موقف اختیار نہیں کیا۔ اس وقت عالم اسلام کو متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرنا چاہئے کہ تمام مغربی ممالک توہین رسالت' توہین قرآن کے حالیہ رجحان پر سرکاری طور پر پابندی عائد کریں۔ تل بر آمد کرنے

والے عرب ممالک اس موقف کو زیادہ مضبوط انداز میں پیش کرسکتے ہیں۔ اگر پورا عالم اسلام اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے تو اس رجحان کی حوصلہ شکنی ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کو خود اپنی مملکتوں کے اندر بھی اس کا سدباب کرنا چاہئے۔ پاکستان جیسے ملک میں یوسف کذاب جیسے لوگ تاحال زندہ ہیں اور آئے دن توہین قرآن کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی مملکتوں کو ایسے موذیوں سے پاک کریں۔ حکومت جاپان کو قرآنی آیات کلمہ طیبہ اور درود شریف کو ملبوسات میں استعمال کرنے پر پابندی عائد کرکے سرکاری سطح پر مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہئے' واضح رہے کہ امریکی جوتا ساز کمپنی نے اپنے فعل پر مسلمانوں سے معافی مانگ لی ہے۔

ماہ ربیع الاول اور قادیانی سرگرمیاں

قادیانی اپنے جھوٹے دین کی تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ باوجود اس کے کہ آئین پاکستان کے تحت یہ قابل تعزیر جرم ہے' اس کے باوجود ان کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مقدس شخصیات' عبادات' تہوار' فلاحی کام اور دیگر حوالوں سے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ماہ ربیع الاول' جو آنحضرت ﷺ کی ولادت و وصال کے حوالے سے عام مسلمانوں میں بالخصوص اہمیت کا حامل ہے' اس میں قادیانی جلسہ سیرت النبی اور میلاد کے حوالے سے مسلمانوں کو اکٹھا کرتے ہیں' جہاں ان سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کی اور آنحضرت ﷺ کے نام پر مرزا غلام احمد کی نبوت کی تبلیغ اور تلقین کی جاتی ہے' اور انہیں یہ باور کرانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام کے نام کو اگر کوئی جماعت دنیا بھر میں سربلند کررہی ہے' تو وہ جماعت احمدیہ یعنی قادیانی جماعت ہے۔

ماہ رواں میں اس سلسلے کی پہلی کوشش کراچی کے علاقے فیڈرل بی ایریا میں قادیانیوں کا جلسہ سیرت النبی اور میلاد کے حوالے سے مسلمان خواتین کا اجتماع تھا' جس کے لئے انہوں نے ۶ جولائی بروز اتوار شام ۵ بجے کا وقت مقرر کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو اس کے ذمہ دار حضرات نے فی الفور گورنر سندھ' وزیر اعلیٰ سندھ' آئی جی سندھ' کمشنر کراچی' کو فیکس کے ذریعہ درخواست ارسال کی کہ وہ فوری طور پر اس جلسہ کے انعقاد پر پابندی عائد کریں۔ مذکورہ علاقہ چونکہ تھانہ جوہر آباد کی حدود میں تھا' اس لئے مجلس کا ایک نمائندہ وفد مولانا نذیر احمد تونسوی' محمد انور رانا' حافظ محمد جاوید سمیت علاقہ کے معززین کی معیت میں تھانہ کے ایس ایچ او سے ملا' جس نے فی الفور کارروائی کرتے ہوئے قادیانیوں کی یہ شرانگیز کوشش ناکام بنادی۔

دوسرے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندہ وفد نے ایس ڈی ایم سے ملاقات کرکے صورتحال سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر موجود قادیانی وکلاء نے مرزا قادیانی کے حق میں دلائل پیش کئے بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے اپنے دلائل پیش کرکے قادیانی وکلاء کا ناطقہ بند کیا۔

جناب ایس ڈی ایم نے فی الفور حکم صادر فرمایا کہ آئندہ اس علاقے میں قادیانیوں کے غیر آئینی غیر قانونی کارروائیوں پر مکمل پابندی ہے اور علاقے کے ایس ایچ او کو بھی حکم نامہ جاری فرمادیا۔ اس سے قبل قادیانی امریکہ میں بھی یہ طریقہ واردات استعمال کرتے رہیں ہیں' اور سیدھے سادے مسلمانوں' خصوصاً" نوجوان طبقہ کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے سیرت النبی کے نام سے کانفرنس اور جلسے منعقد کرتے رہے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ اس قسم کے کسی واقعہ کی' جس میں قادیانی سیرت النبی' میلاد یا کسی اور طریقہ سے مسلمانوں کو گمراہ کرسکتے ہوں' اطلاع ملتے ہی مجلس کے اس شہر میں قائم دفتر کو فوری طور پر مطلع کریں تاکہ فی الفور کارروائی کی جاسکے۔

○

تفہیم ختم نبوت

مولانا لال حسین اخترؒ
مرسلہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آج انگریز نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت گاہ پر ایک عجمی دہقان زادے کو مسلط کر کے خداوند کریم کے غضب کو للکارا ہے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ انگریزی نبی (مرزا غلام احمد) کی تردید میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کردیں حضور علیہ السلام سے عشق و محبت کا یہی راز ہے کہ آپ کی مسند پر کسی کو برداشت نہ کیا جائے

خطبہ مسنونہ اور آیت ختم نبوت کی تلاوت کے بعد فرمایا حضرات! چودہ سو سال سے پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہیں کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت بند ہوچکی ہے ختم ہوچکی ہے تکمیل ہوگئی ہے۔ فتنہ مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی کے وقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد مسعود میں اس پر اجماع ہوچکا ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد نہ کوئی دوسرا خدا ہے نہ ہوسکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا۔ خداوند کریم اپنی خدائی میں بے مثال ہیں محمد عربی علیہ السلام اپنی نبوت میں بے مثال ہیں خداتعالیٰ کا شریک کوئی نہیں۔ محمد عربیؐ اپنی نبوت میں وحدہ لاشریک، لا الٰہ الا اللہ کے بعد معبود والہ کوئی نہیں، محمد رسول اللہ کے بعد نبی و رسول کوئی نہیں۔

لا الٰہ الا اللہ میں جس طرح لانفی جنس کے لئے استعمال ہوا۔ اسی طرح لا نبی بعدی میں بھی لانفی جنس کے لئے آیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ چھوٹا بڑا، ظلی بروزی، اصلی نقلی کوئی الٰہ نہیں اس طرح لا نبی بعدی ظلی، شیخ چلی، بروزی۔ موذی، چھوٹا موٹا، عربی عجمی کوئی نبی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے لئے جو ایمان لانے کے کلمے مقرر فرمائے۔ سب کے الفاظ کو پڑھ لیا جائے تو بات دوٹوک واضح ہوجاتی ہے کوئی ابہام نہیں رہتا مثلاً“ فرمایا۔

لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ، لا الٰہ الا اللہ نوح نجیی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، اسماعیل ذبیح اللہ، عیسیٰ روح اللہ مگر جب محمد عربی ﷺ کی باری آئی تو فرمایا محمد رسول اللہ اس فرق سے واضح کرنا مقصود تھا کہ محمد عربی پر رسالت کا سلسلہ مکمل ہوچکا ہے اس لئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اول الانبیاء آدم و آخرہم محمد (ﷺ)

○ یا پھر یوں سمجھئے ایک اور طریقہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جس نبی کو مخاطب فرمایا حکم دیا، نام لے کر شرف مخاطبت بخشا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ، یعیسیٰ انی متوفیک، یایحیی خذالکتب بقوۃ، یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا، ماتلک بیمینک یموسیٰ، تمام انبیاء علیہم السلام کو نام لے کر پکارا۔ حضور علیہ السلام کو یا محمد نہیں فرمایا گیا بلکہ یٰسین، مزمل، مدثر، طٰہٰ، والضحیٰ، یا ایہاالنبی یا ایہاالرسول فرمایا گیا جس ذات پر نبوت و رسالت کا خاتمہ ہونا تھا۔ اس کو یا ایہاالنبی یا ایہاالرسول کہہ کر پکارا گیا۔

○ میرے محترم حضرات انگریز کا اس وقت چل چلاؤ ہے عرش پر اس کے جانے کے فیصلے ہوچکے ہیں۔ انگریز بدبخت جارہا ہے بقول حضرت امیر شریعتؒ اس کا تخت الٹا جارہا ہے مگر انگریز جانے کے بعد اپنی ناپاک یادیں ہم میں چھوڑے جارہا ہے۔ پنجابی نبوت بھی اس کی پیدا کردہ پرورش کردہ یاد ہے۔ مالیر کوٹلہ والو آج تم سے ایک بات کہہ دیتا ہوں کہ قل اللھم مالک الملک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے انسان جب رشد وہدایت کی انتہا کو پہنچ جائے۔ تو اس کی نظر صرف خدا پر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جو چاہیں کریں کوئی اس کے ارادے و تقدیر کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ امان اللہ خان کو ایک آن میں بے تاج کردیا۔ جلال آباد سے جب نکلا تو جیب میں کوڑی تک نہ تھی اور بچہ سقہ جو پشاور میں دکانداری کرتا تھا اسے تخت پر بٹھا دیا۔ اس کی مرضی ہے آن واحد میں بادشاہ کو گدا کردیا۔ گدا کو شاہ کردیا۔ پھر اسے پھانسی کے تختہ پر لٹکوادیا۔ اللہ رب العزت کی قہاریت و جباریت سے ڈرنا چاہئے۔ خداوند کریم اپنے محبوب کے بارے میں بڑے حساس ہیں۔ آج انگریز نے محمد عربی ﷺ کے تخت گاہ پر ایک عجمی دہقان زادے کو مسلط کرکے خداوند کریم کے غضب کو

للکارا ہے ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ انگریزی نبی کی تردید میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کردیں حضور علیہ السلام سے محبت و عشق کا یہی راز ہے کہ آپ کی مسند پر کسی کو برداشت نہ کیا جائے۔ یہی ایک مسئلہ سمجھانے کے لئے میں آپ کے ہاں حاضر ہوا ہوں۔

○ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی ختم نبوت کو سمجھانے کے لئے مختلف مثالوں و طریقوں کو اختیار فرمایا تاکہ کوئی ابہام نہ رہے۔

حدیث شریف میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا یا ایھا الناس ان ربکم واحد' و آباکم واحد' وکتابکم واحد' ونبیکم واحد آخر میں فرمایا دینکم واحد اے مسلمانو! تمہارا خدا ایک' تمہارا باپ ایک' تمہاری کتاب ایک' تمہارا دین ایک' اس طرح فرمایا تمہارا نبی بھی ایک' جس طرح کسی موحد مسلمان کے دو خدا' دو قبلے دو کتابیں دو دین نہیں ہوسکتے یا جس طرح کسی حلالی انسان کے دو باپ نہیں ہوسکتے اسی طرح مسلمان کے دو نبی بھی نہیں ہوسکتے قربان جائیں حضور علیہ السلام کی رحمت و شفقت کے آپ کی خطابت وافصح العرب ہونے کا اسی حدیث میں اشارہ کردیا۔ جسے پڑھا لکھا اور ان پڑھ ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ وہ ذاتی تعلق کتاب و دین نبی و قبلہ کا اس میں بھی مسلمان شریک برداشت نہیں کرسکتا۔ جسمانی تعلق میں باپ کا تعلق ہے کوئی شریف انسان اس میں بھی شریک برداشت نہیں کرسکتا۔ ان پڑھ آدمی کے ساتھ اس سے زیادہ واضح کیا اور بات ہوسکتی ہے کہ تو ماں کی شرافت کا بیڑہ غرق' نبی علیہ السلام کی نبوت میں کسی اور کو شریک کیا تو ایمان کی کشتی غرق۔ اسی لئے میں نے ابتداء میں عرض کیا تھا کہ مسلمان کے نزدیک خدا تعالیٰ اپنی توحید میں وحدہ لا شریک ہونے چاہیں اور محمد عربی ﷺ اپنی نبوت و رسالت میں وحدہ لا شریک ہونے چاہیں گاڑی ایمان و یقین کی تب سلامتی سے چل سکے گی۔ آج پنجابی نبی نے اور اس کی ذریت نے اس اساس پر شب خون مارا ہے۔ مارا نہیں بلکہ اس سے مروایا گیا ہے اصل سازش تو انگریز کی ہے یہ بیچارے تو آلہ کار ہیں یا بقول اپنے پنجابی نبی کے انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں۔

○ اللہ رب العزت نے آنحضرت ﷺ کے متعلق منیرا کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ چمکتا ہوا سورج جس طرح امریکہ' افریقہ' عرب و عجم' ہند' سندھ' اردون' عراق' انڈونیشیا' آسٹریلیا تمام دنیا کی روشنی کے لئے ایک ہی سورج ہے اس طرح کل کائنات کی ہدایت و فلاح کے لئے ایک نبی ہے۔ سورج کے بعد اور کسی روشنی کی ضرورت نہیں۔ محمد عربی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں اور پھر آسمان کے سورج اور محمد عربی ﷺ کے سراج منیر میں فرق ہے اس کو واضح کرنے کے لئے منیرا کا لفظ لایا گیا ہے سورج کو گرہن لگتا ہے کہیں روشنی تو کہیں اندھیرا۔ حضور علیہ السلام کی نبوت والے سراج منیر کو نہ تو گرہن لگے اور سب کے لئے روشنی ہی روشنی نصف النہار کی طرح۔ آج اس وقت (مئی ۱۹۳۷ء میں) ہندوستان میں اٹھارہ مدعی نبوت موجود ہیں۔ احمد نور کابلی قادیان میں دکانداری کرتا ہے ناک کٹی ہوئی ہے ربڑ کی ناک سے گزارہ کرتا ہے اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضرت امیر شریعتؒ پر کیس چلا کہ آپ نے انگریز کے خود کاشتہ پودے کی مخالفت کی ہے آپ نے عدالت میں احمد نور کابلی کو اپنی صفائی کے گواہ کے طور پر پیش کیا احمد نور ناک کٹا ہونے کے باعث آواز میں خوفناک حیرت ناک' غنغناہٹ تھی' عدالت نے پوچھا نام کیا۔ احمد نون باپ کا نام نبی نون حضرت امیر شریعتؒ نے حقارت سے قہقہہ لگایا اور یہ جملہ کسا نون علی نون عدالت نے ناک بھوں چڑھائے جج نے پوچھا شاہ جی میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ احمد نور کابلی جیسے ناک کٹے کو عدالت میں کیوں لائے۔ یہ آپ کی کیا صفائی دے گا؟ حضرت امیر شریعتؒ نے گرجدار آواز میں چمکیلی آنکھوں سے عدالت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا۔ صاحب بہادر یہ احمد نور کابلی جیسا بدصورت کریہ النظر آواز والا بھی قادیان میں دعویٰ نبوت کرکے اپنی اتباع کی دعوت دیتا ہے عدالت نے کہا کہ آپ کا مقصد (یعنی آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں) حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا تو ہر اللہ تلہ نبوت کا دعویٰ کرکے میرے میاں ﷺ کے مسند پر شب خون مار کر ہمارے دل خون خون کردے گا۔ مگر میں یہ واضح کردوں میں حسنی حسینی سید ہوں اپنے نانے کی مسند پر قادیان کے دہقان زادے' بھینگے کو یا ناک کٹے کو نہیں بیٹھنے دوں گا یہ تو در کنار میرے میاں ﷺ کی مسند نبوت پر ابوبکرؓ بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ عدالت کو بات سمجھ آگئی مائیر کو ٹلہ والو! حضور علیہ السلام کی نبوت کا سورج آسمان ہدایت پر چمک دمک رہا ہے اب اگر کوئی اس روشنی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے۔ ایک ایسی مخلوق بھی تو ہے جو سورج کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھاسکتی بلکہ سورج نکلتے ہی اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں جیسے چمگادڑ......

حضور علیہ السلام کی نبوت کے سورج کے مقابلہ میں اب قادیان میں موم بتی جلائی جارہی ہے دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضور علیہ السلام سے فیض حاصل کرکے نبی بن گئے۔ خدا تمہیں عقل کی نعمت سے نوازے۔ سورج کی روشنی سے دنیا کی ہر چیز روشن ہوتی ہے ان پر سورج کی روشنی پڑتی ہے تو کیا روشنی حاصل کرکے سورج بن جاتی ہے کہتے ہیں محبت تھی' محبت میں آخر ان کو ماننا ہے۔ وہی ہے اور تو نہیں۔ ایک عورت جارہی تھی خوبصورت ہوگی' ایک آدمی ٹھنڈے سانس لیتا ہوا پیچھے چل دیا عورت نے پوچھا کیوں صاحب کیا بات ہے دبے دبے کیوں پیچھے آرہے ہیں کچھ

کہا ہوتا کچھ سنا ہوتا' اس نے کہا کہ آپ کے حسن نے مجھے خرید لیا ہے آپ کی محبت میں فریفتہ ہوں' عاشق ہوں' عورت سمجھدار تھی اس نے کہا میں کیا میرا حسن کیا' میرے پیچھے ایک اور عورت آرہی ہے حسن کی شہزادی ہے میں تو اس کی غلام ہوں' عاشق نے آنے والی کا راہ تکنا شروع کردیا۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پیچھے دیکھنا شروع کیا۔ عورت نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اچانک حملہ ہوا اور عورت نے کمر پر لات مار کر عشق کا بھوت چھٹی کرادیا۔ ہانپتا کانپتا اٹھا پوچھا یہ کیا' عورت نے کہا جھوٹے کمیں کے دعوی عشق کا محبت مجھ سے اور دیکھتے پیچھے ہو۔ اب بات سمجھ میں آئی کہ میں عشق کے سبق میں مار کھاگیا۔ پاک دامن بی بی نے مسئلہ سمجھا دیا کہ جس کی محبت کا دعوی کرتے ہو اس کے بن کر رہو۔ حضور علیہ السلام سے محبت کا دعوی اور مائیں قادیان کے دہقان زادے کو ....بھائی محبت میں ایسے ہو گیا۔ محبت میں یہیں ہوا' عداوت میں کیا گیا'کیا نہیں کرایا گیا حضور علیہ السلام سے محبت تھی تو قادیان کی طرف دیکھا کیوں؟

○ میرے دوستو! مرزائی دن رات لوگوں کو کہتے پھرتے ہیں کہ ہم تمام کام مسلمانوں والے کرتے ہیں نماز' روزہ' حج' زکوۃ تمام کام مسلمانوں والے مگر پھر بھی مولوی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ مسلمان نماز' روزہ' حج' زکوۃ تمام اسلامی احکام بجالاتے ہیں تم ان کو کافر کیوں کہتے ہو؟ جس طرح تمہارے نزدیک مسلمان تمام اسلامی کام کرنے کے باوجود کافر ہیں اسی طرح ہمارے نزدیک تم یہ تو الزامی جواب میں دیا کرتا ہوں۔ مسلمانو! اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسلام میں داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا' ہاں اسلام سے نکلنے کے بے شمار دروازے ہیں مسلمان کے لئے تمام دین کو ماننا ضروری ہے کافر ہونے کے لئے تمام دین کا انکار ضروری نہیں۔ کسی ایک شرعی امر کا انکار کرے گا کافر ہوجائے گا قادیانوں نے ختم نبوت کی سو آیات کا انکار کیا حیات مسیح علیہ السلام جیسے اجماع امت کا انکار کیا۔ امت مسلمہ کے ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو کافر کہا (اور اب ایک ارب ۱۰ کروڑ) اب ان کے کفر میں کیا شک ہے؟ قادیانوں سے کہتا ہوں بے فکر رہو۔ انگریز سے ہمیں نٹ لینے دو' یہ جارہا ہے باری تمہاری آنے والی ہے یا تو کافروں کی قطار میں تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا' یا تم بھی اپنے آقا کی طرح اپنے عبرتناک' انجام کو پہنچو گے۔ انگریز کے اقتدار کا برصغیر سے سورج ڈوب رہا ہے وہ ڈوبا تو ڈوبیں گے سارے انگریز بھی جائے گا اس کے ذلہ خوار بھی (نعروں کی گونج)

حدیث شریف میں ہے انه سیکون فی امتی ثلثون کذابون دجالون کلھم یزعم انه نبی انا خاتم النبیین لانبی بعدی

آپؐ نے یہاں خبردی ہے ثلثون کا لفظ کثرت کے لئے آیا ہے حصر کے لئے نہیں کئی جھوٹے بدبخت ازلی لوگوں نے نبوت کا دعوی کیا۔ امت نے ان کا مقابلہ کیا انشاء اللہ اس کا بھی کیا جائے گا۔

○ ایک صاحب تھے گھاس پارٹی سمجھے ہو سبزی گھاس کھانے والے گوشت نہ کھاتے تھے گوشت نہ کھانے کی دلیل یہ دیتے تھے کہ آدمی جو چیز کھائے اسی کے اثرات اس کے جسم میں آجائیں گے۔ جانوروں کا گوشت کھائیں وہ ماں بہن کی تمیز نہیں کرتے' ہم پر بھی وہی اثر ہوجائے گا اسی لئے ہم گوشت نہیں کھاتے میں نے کہا کہ حیوانات میں ماں بہن کی تمیز کی اصل وجہ سبزی ہے' گھاس ہے' جانور گھاس کھاتے ہیں اس کا اثر یہ ہوا کہ ماں بہن کی تمیز نہ رہی۔ تم سبزی بھی نہ کھایا کرو تاکہ تم میں سبزی کے وہ اثرات نہ آجائیں جو جانوروں میں آگئے ہیں ورنہ تمیز جاتی رہے گی۔

فبھت الذی کفر نعروں کی گونج شروع ہوئی تو پلٹ کر فرمایا' میں کیا میرے جواب کیا اصل مناظرہ تو وہ لوگ تھے کہتے ہیں۔

○ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے ایک عیسائی نے پوچھا کہ اگر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول تھے تو اللہ تعالی نے ان کے نواسے حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں کیوں نہ بچایا؟ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا بھئی ہمارے نبی علیہ السلام اللہ تعالی کی بارگاہ میں گئے کہ میرے نواسے پر کربلا میں ظلم ہورہا ہے یا خداوند کریم میرے نواسے کو بچاؤ۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہود نے میرے بیٹے کو پھانسی پر لٹکا دیا ہے اس قضیہ سے فارغ ہولوں۔ پھر کربلا کا سوچیں گے۔ عیسائی سرپیٹ کر رہ گیا' اپنی خفت مٹانے کے لئے کہا کہ آپ کا عقیدہ ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمانوں میں ہیں اور آپ کے نبی علیہ السلام روضہ طیبہ میں مدفون ہیں ہمارے نبی اونچے آپ کے نبی نیچے۔ افضل وہی جو اونچا جو نیچے ہو وہ تو شان میں کم ہوگا حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ دریا میں جھاگ اوپر ہوتی ہے موتی تہہ میں ہوتے ہیں تم بتاؤ جھاگ افضل ہے یا موتی۔ عیسائی نے شرم کے مارے آنکھیں جھکادیں۔

میں نے اتنی باتیں عرض کرنی تھیں اب آپ حضرات میں سے کوئی سوال کرنا چاہیں تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں جو چاہو سوال کرو میں جواب دوں گا ایک آدمی نے کہا کہ لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا مولانا لال حسینؒ نے فرمایا حضرت ملاعلی قاری نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے اس کی سند ناقابل اعتبار ہے کئی غیر معتبر راوی اس میں ہیں موضوع حدیث کا سہارا لے کر گاڑی نہ چلاؤ۔ ایمان و عقیدہ کے لئے قطعی چاہئے۔ انکل پچو سے بات نہ بنے گی۔ اس موضوع حدیث کا کیا اعتبار ہے۔ میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ سے روایت پیش کرتا ہوں حضرت امام بخاری نے اس پر باب باندھا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کے صاجزادوں کو قبل از بلوغ اللہ تعالیٰ نے وفات ہی اسی لئے دی کہ آپ خاتم النبیین تھے وہ زندہ رہتے نبی نہ بنتے تو اعتراض ہوتا نبی بنتے تو ختم نبوت پر حرف آتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے وفات دے دی تاکہ آپ ﷺ کی ختم نبوت پر اعتراض نہ ہو۔

ایک اور صاحب بولے! مولانا اگر آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام تو آئیں گے مولانا نے برجستہ فرمایا بھائی صاحب حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی بنے گا کوئی نہیں ایک آئے گا تو بس عیسیٰ علیہ السلام' اس کے آنے کی تو آنحضرت ﷺ نے خود پیشن گوئی فرمائی ہے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں ان کو آپ کی ختم نبوت سے پہلے نبوت مل چکی ہے بات پہلوں کی نہیں بات یہ ہے کہ آیا آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے بعد قیامت تک کسی اور فرد کو نبوت ملے گی' تو ہمارا عقیدہ ہے کہ نہیں ملے گی۔ اس پر ہے ہمت تو کوئی اعتراض کرے۔

آواز آئی مولانا خاتم کا معنی کیا؟

جواباً" فرمایا:

"خاتم کا معنی بند کرنا ہیں ہمارے فریق مخالف مہر کا معنی کرتے ہیں' میں ان کی سامنے تریاق القلوب مرزا غلام احمد کی عبارت رکھتا ہوں اس نے اپنے آپ کو خاتم الاولاد لکھا ہے خود وضاحت کی کہ میں اپنے والدین کے ہاں خاتم الاولاد ہوں یعنی آخری بچہ کہ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا وہاں خاتم النبیین ہے یہاں خاتم الاولاد جو ترجمہ خاتم الاولاد کا وہی خاتم النبیین کا۔

جواب میں فرمایا کہ آدھی حدیث نہ پڑھو' پوری حدیث شریف پڑھو۔ حدیث شریف پوری پڑھو گے اس میں جواب موجود ہے اعتراض پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ حضور علیہ السلام نے فتح مکہ کے موقع پر حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ آپ پریشان نہ ہوں آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی نیت سے سفر کرلیا ہے گو مدینہ نہیں پہنچے مگر آپ کو ہجرت کا ثواب مل گیا اس لئے آپ نے فرمایا اطمئن یا عم عباس اطمینان رکھیں آپ مہاجر ہیں مکہ مکرمہ قیامت تک دارالاسلام رہے گا۔ ہجرت نہ ہوگی' ہجرت دارا لکفر سے ہوتی ہے' دارالاسلام کی طرف جب مکہ مکرمہ دارالاسلام ہے قیامت تک تو مکہ سے پھر ہجرت کوئی نہ کرے گا مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے آخری ہیں اس لئے امام بخاری نے باب باندھا ہے کہ "لاہجرۃ بعد فتح مکۃ" مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والوں کے واقعات خاتم المہاجرین حضرت عباسؓ ہی ہیں نہ کہ پوری دنیا کے خاتم المہاجرین نہ ہجرت بند ہے' بلکہ صرف مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کو بند قرار دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاتم المہاجرین مکہ سے ہجرت کرنے والوں کا قرار دیا۔ وہ ہم بھی مانتے ہیں تو ہمارے عقیدہ کی دلیل ہے نہ کہ ان کی ہے ہمت تو اپنے عقیدے کی کوئی دلیل لائیں۔ قیامت تک نہیں لاسکیں گے۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار"

مولانا قرآن مجید میں ختم کا معنی مہر کا بھی تو ہے ایک آدمی نے کہا:

آپ نے فرمایا بھائی صاحب ختم اللہ علی قلوبھم' الیوم نختم علی افواھم میں ختم کے معنی بند کرنے کا ہے ایسی مہر کہ اندر کی چیز باہر نہ آسکے باہر کی اندر نہ جاسکے۔ ڈاکخانہ والے مہر لگاتے ہیں تھیلی کو بند کرکے مہر لگادی کہ اب اس میں کوئی چیز نہ داخل ہو اور نہ اندر کی چیز نکالی جاسکے حضور علیہ السلام کے آنے سے سلسلہ نبوت پر مہر لگ گئی۔ ایسا بند ہوا کہ اب سلسلہ نبوت میں نہ کہ دہقان زادے کو داخل کیا جاسکتا ہے نہ پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار سے کسی کو نکالا جاسکتا ہے۔ اس معنی سے بھی ہمارے فریق مخالف کی آرزو پوری نہ ہوگی یہ جواب میں آپ حضرات کو عرض کررہا ہوں جب میرا مقابل میرے سامنے ہو تو میں ایک بات کہہ کر بات ختم کردیتا ہوں کہ جناب نبوت انسانوں کو ہوا کرتی تھی جسے تم نبی بنانے پر تلے ہوئے ہو اسے پہلے انسان ثابت کرو پھر نبوت کی بحث کرو' وہ تو خود لکھتا ہے کہ میں انسان زادہ نہیں میں بات کروں گا بندے کے بیٹوں کی انسان زادوں کی وہ تو انسان زادہ ہونے سے انکار کررہا ہے۔ پہلے انسان ثابت کرو پھر شریف انسان قادیانی زہر کا پیالہ پی جائیں گے لیکن اسے شریف انسان ثابت نہیں کرسکیں گے۔

پڑا آسماں کو دل جلوں سے کام نہیں
جلا کر راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر ایف-۹۱-صرافہ

میٹھادر کراچی فون۔ ۲۳۵۵۶۳۰

ختم نبوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

عباس شاہد........ شیخہ والا

اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ انسان کی سوچ و فکر کی ایک حد ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سیدھی راہ دکھانے کے لئے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مختلف زمانوں میں اپنی قوموں میں انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور انسانوں کو سیدھی راہ دکھاتے رہے اور تمام انبیاء اور رسولوں کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ دنیا کے تمام انسان آپ کی شریعت پر عمل کر کے دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب میں فرمایا گیا ہے کہ :

(ترجمہ) "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (سورۃ احزاب ۴۰)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید کے بعد احادیث نبویہ میں بھی واضح فرمایا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں

○ صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے کہ :

(ترجمہ) "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

یہ حدیث مبارکہ حدیث کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔

○ "پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔"

○ (ترجمہ) "میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں"

○ (ترجمہ) "حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔"

○ (ترجمہ) "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ)

○ (ترجمہ) "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر! نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔" (کنز العمال)

اسی طرح قرآن مجید کی تقریباً "(۱۱۰)" ایک سو دس آیات اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن میں واضح ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں تا قیامت کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔

ساری دنیا کے انسان آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے دونوں جہان میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں ایک حدیث پاک میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "میرے بعد بہت سے جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔"

آج کل اہل حق کو باطل قوتیں الجھانے کے لئے نت نئے فتنے کھڑے کر رہی ہیں تاکہ مسلم امت کا آپس میں اتحاد و اتفاق نہ ہو، اتحاد و اتفاق مسلم کے خوف سے تو یہودی طاقتیں سرگرداں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل ہمیں فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

○

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مسیح قادیان

کی عبرتناک ناکامی اور اسلام کے بارے میں مرزائیوں کی دشنام طرازی

حال ہی میں لاہوری مرزائیوں کا شائع کردہ پمفلٹ نظر سے گزرا، جس میں لاہوری مرزائیوں کے امیر اول مسٹر محمد علی صاحب ایم اے کے "دو خطبے" درج ہیں۔ یہ پمفلٹ غالباً ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے دو اقتباس قارئین کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں۔

۱۔ "یورپ میں اسلام کے خلاف خوفناک تیاریاں" کے زیر عنوان فرماتے ہیں:

" آج ایک صاحب کا خط آیا ہے، ان سے میری معمولی ملاقات ہے، جہاں تک یاد پڑتا ہے کسی چائے کی مجلس میں تعارف ہوا تھا، آج کل وہ حصول تعلیم کی غرض سے ولایت میں ہیں، وہیں سے انہوں نے یہ خط تحریر کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:

"اس عیسائی دنیا میں بحیثیت مذہب اسلام کو مٹا دینے کے لئے بہت اہتمام سے تیاریاں ہو رہی ہیں، بے شمار کتابیں اسلامی ممالک اور اسلامی معاشرت کے متعلق چھپ رہی ہیں، تاکہ عیسائی مبلغین کو ان ممالک میں عیسوی تبلیغ میں امداد دے سکیں، مسلمانوں کے عادات، خصائل، رسم و رواج، ان کے نقائص، ان کی خوبیاں سب کچھ عیسائی پادری کی معلومات کا حصہ بن رہی ہیں، اس کے علاوہ تقریباً" ہر یونیورسٹی میں ایک عالم و فاضل پروفیسر آف اسلامکس مقرر ہے، جو عام طور پر پادری یا یہودی ہوتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے علیحدہ علیحدہ مشن ہیں، جو ایشیا اور افریقہ میں نہایت کامیاب کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار پادری اور دوسرے عیسائی عربی زبان کی تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں، اور عربی کے فاضل انگلستان میں افغانستان یا ایران سے زیادہ ہوں گے، اور یہ سب اہتمام تخریب اسلام پر صرف ہو رہے ہیں۔"

مسٹر محمد علی کا یہ اقتباس قادیانیوں کے لئے عبرت کا مرقع اور قادیان کے نام نہاد مسیح کی ناکامی پر زبردست شہادت ہے، قادیانی مسیح ۱۹۰۸ء میں مرچکا تھا، لیکن اس کا دجال اس کے تیس سال بعد ۱۹۳۸ء میں بھی، بقول مسٹر محمد علی کے " افریقہ اور ایشیا میں نہایت کامیاب کام کر رہا تھا"۔ اور اس کا یہ "سب اہتمام تخریب اسلام پر صرف ہو رہا تھا۔"

۲۔ چند قابل غور اعداد و شمار کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

" ہم میں سے بعض لوگ اٹھتے ہیں اور کہنا شروع کردیتے ہیں کہ یورپ مذہب سے بے زار ہوچکا ہے، اس لئے اس کے سامنے مذہب کو، قرآن کو پیش کرنا مفید نہیں ہو سکتا، اب یورپ کے لوگ مذہبی باتوں کو سننے کے لئے تیار نہیں، لیکن ایسا کہنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اگر یورپ مذہب سے بیزار ہوچکا ہے تو اس کا قدم اپنی مذہبی کتاب یعنی بائبل کی اشاعت میں اس قدر آگے کیوں بڑھ رہا ہے؟ ذرا غور کیجئے کہ ۱۸۹۲ء تک بائبل کا ترجمہ دنیا کی تین سو مختلف زبانوں میں ہوچکا تھا، ۱۹۰۶ء میں یعنی چودہ سال بعد ایک سو زبانوں کا اور اضافہ ہوگیا، (پھر) ۱۹۱۷ء میں یعنی اور گیارہ سال بعد یہ تعداد پانچ سو تک پہنچ گئی، ۱۹۲۸ء میں یعنی اور گیارہ سال بعد چھ سو زبانوں میں ان لوگوں نے بائبل کا ترجمہ کردیا، اور اس کے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۷ء یعنی ۹ سال کے عرصے میں یہ تعداد ۱۱۲ مزید زبانوں تک پہنچ گئی، گویا آخری نوسالوں میں ۱۱۲ مزید زبانوں میں بائبل کے ترجمے ہوگئے۔" (ص ۲۲، ۲۳)

دیکھا مرزا غلام احمد کی "کسر صلیب" کا کرشمہ! ۱۸۹۱ء میں جب کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت پر بارہ تیرہ سال گزر چکے تھے، مرزا نے مسیح موعود بن کر بزعم خود عیسائیت کو پاش پاش کرنا شروع کیا، صلیب کو توڑ ڈالا، دجال کو قتل کر ڈالا، مگر مرزا قادیانی کے دور میں ۱۹۳۷ء تک سات سو بارہ زبانوں میں بائبل کے ترجمے ہوئے، اور مرزا صاحب کی مسیحیت اپنے قتل شدہ دجال اور ٹوٹی ہوئی صلیب کے ساتھ ان خوفناک کارناموں کا منہ تکتی رہی۔

اور یہ تو بائبل کی اشاعت میں ترقی کا نقشہ مسٹر محمد علی نے کھینچا ہے، خود عیسائیت کو مرزا قادیانی کی مسیحیت کی بدولت کتنی ترقی ہوئی، اس کے لئے یورپ، افریقہ اور ایشیا، بلکہ برصغیر پاک و ہند کے اعداد و شمار جمع کرنے کی بھی ضرورت نہیں، بلکہ قادیان کے ضلع گورداسپور کی عیسائی مردم شماری کا نقشہ دیکھ لینا کافی عبرت آموز ہے۔ وھو ھذا

سال	عیسائیوں کی آبادی
۱۸۹۱ء	۳۴۰۰
۱۹۰۱ء	۳۴۷۱

۱۹۱۱ء	۲۳۳۶۵
۱۹۲۱ء	۳۲۸۳۲
۱۹۳۱ء	۳۳۲۲۳

گویا جب سے مرزائیت نے جنم لیا ہے' عیسائیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے' اس قلیل عرصہ میں صرف قادیان کے اپنے ضلع گورداسپور میں عیسائی اٹھارہ گنا بڑھ گئے۔ جب تک مرزا صاحب صرف مجدد تھے' انہوں نے اپنے ضلع میں چوبیس سو عیسائی بنائے' جب مسیح موعود بن گئے' تو دس سال کے عرصہ میں اکیس سو مزید عیسائیوں کا اضافہ ہوا' اور جب وہ اس سے بھی ترقی کر کے "ظل نبی" بنے' تو عیسائیت نے دس سال کے عرصہ میں سینکڑوں کی بجائے ہزاروں کے اعتبار سے ترقی شروع کر دی' قادیانی نبوت کے اعتبار سے ترقی شروع کر دی' قادیانی نبوت کے پہلے دہاکہ میں بیس ہزار' دوسرے میں ۹ ہزار اور تیسرے میں گیارہ ہزار عیسائیوں کا اضافہ مسیح موعود کے اپنے ضلع میں ہوا۔ عبرت! عبرت!! عبرت!!!

اب ناظرین مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ غور سے پڑھیں اور مندرجہ اعداد و شمار کی روشنی میں خود فیصلہ کریں؟

" میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں' اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں' اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں' پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں' اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں' پس مجھ سے دشمنی کیوں ہے؟ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا' جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا' تو پھر میں سچا ہوں...... اور اگر کچھ نہ ہوا' اور میں مر گیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"۔ (اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیانی مذہب)

مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ سے مر گئے' مگر عیسائیت کی ترقی ان سے نہ رک سکی' اس لئے مرزا صاحب کی وصیت کے مطابق' سب لوگ گواہ رہیں کہ مرزا جھوٹا تھا۔

آپ شاید سوال کریں گے' پھر مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی غرض و غایت کیا تھی؟ اس کا جواب یہ ہے: اسلام کو گالیاں دینا' مسلمانوں کو کافر بنانا' انگریزوں کے لئے جاسوسی کرنا' اور عیسائیوں کے اصول تسلیم کر کے عیسائیت کی مدد کرنا۔

اس اجمال کی تفصیل کبھی پھر عرض کی جائے گی' سردست یہ سن لیجئے کہ مرزا قادیانی نے اپنی امت کو اسلام کے خلاف زہر اگلنے اور اسے

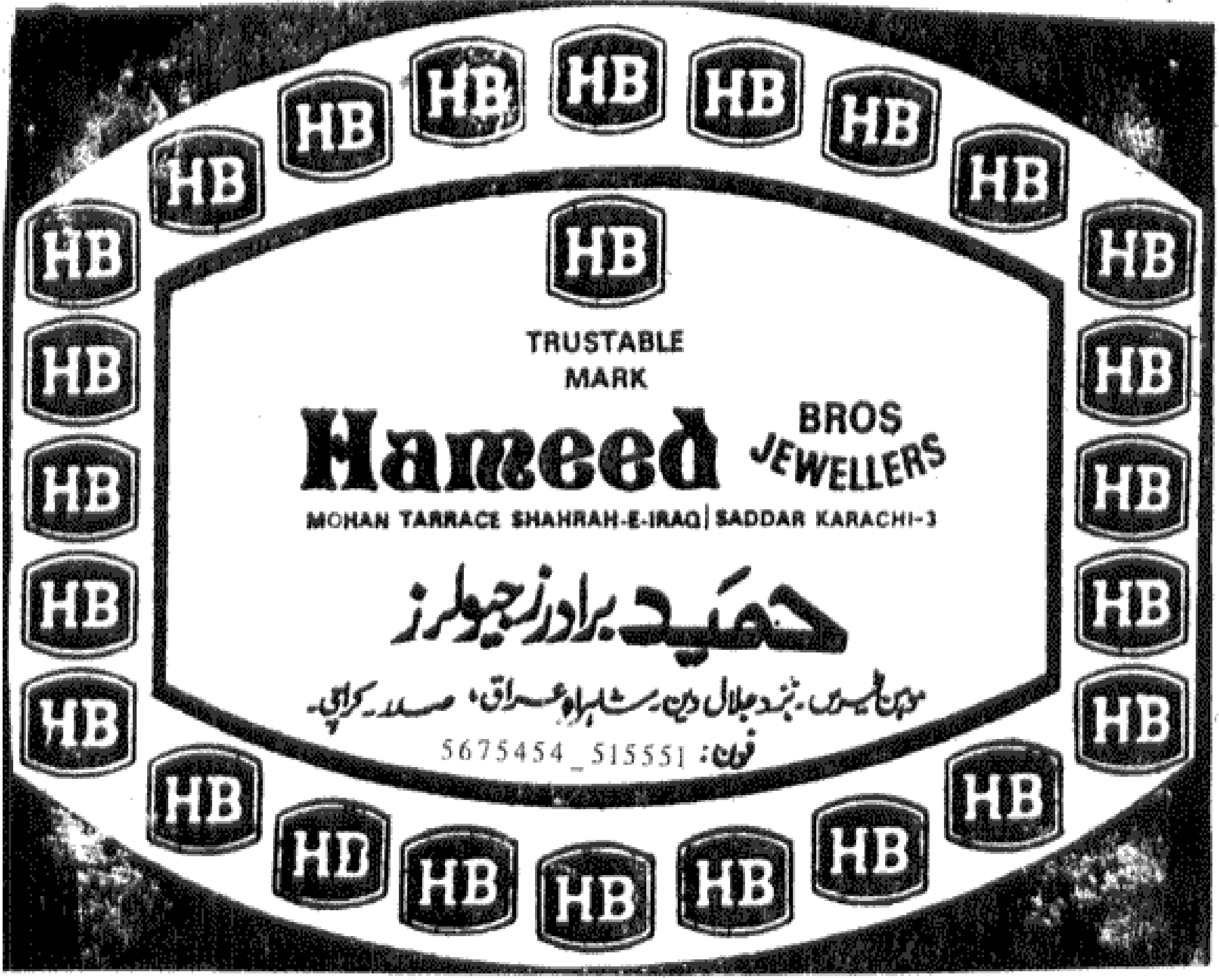

مغالطات سنانے کی کیسی مشق کرائی تھی۔ راقم الحروف نے لاہوری مرزائیوں کے ایک اہم رکن جناب ڈاکٹر اللہ بخش صاحب چیف ایڈیٹر ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور کو اسلام کی دعوت دی تھی' اور دلائل کے ساتھ مرزا غلام احمد کی مسیحیت کا غلط ہونا ثابت کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب میرے دلائل سے ایسے مبہوت ہوئے کہ انہوں نے نفاق کا لبادہ اتار کر اسلام ہی سے برات کا اظہار و اعلان کر دیا' وہ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

"آپ مجھے یہ دعوت دیتے ہیں کہ میں جمہور مسلمانوں کی راہ پر آؤں' تو سوال یہ ہے کہ وہ کونسی صورت اور شکل اسلام کی ہے' جو میں اختیار کروں' کیونکہ اس وقت تہتر فرقے موجود ہیں' اور ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی کہتا ہے' (یہ تو مرزا صاحب سے پہلے بھی موجود تھے' کیا اس وقت بھی لوگوں کو اسلام چھوڑ دینا چاہئے تھا؟........ راقم) میرے دوست! آپ مجھے کس اسلام کی طرف بلانا چاہتے ہیں؟ وہ اسلام جس میں کوئی حرکت و طاقت باقی نہیں رہی' وہ اسلام جو علم و سائنس کے زمانے میں کوئی ہوشمند انسان قبول نہیں کر سکتا' وہ اسلام جو صرف رسم و رواج اور لفظ پرستی' ظاہر پرستی کا مجموعہ' حقیقت سے خالی اور روح سے مردہ ہو چکا ہے"۔ (پیغام صلح ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۲)

سن لیا آپ نے؟ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کے مسیح موعود بننے کی بدولت اب اسلام میں کوئی حرکت و طاقت باقی نہیں رہی' وہ حقیقت سے خالی' روح سے عاری اور مردہ ہو چکا ہے' اور کوئی ہوش مند مرزائی علم و سائنس کے زمانے میں اسلام قبول نہیں کر سکتا۔ یہ تو امت مرزائیہ کے ایک اہم رکن کی اسلام کے بارے میں رائے تھی' اب امت مرزائیہ کے قادیانی نبی کی رائے اسلام کے بارے میں سنئے! اسلام کا عقیدہ ہے کہ وحی نبوت حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد بند ہو چکی ہے۔ مرزا قادیانی اس عقیدہ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"وہ دین' دین نہیں ہے' اور نہ وہ نبی نبی ہے' جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے (یعنی نبی بن سکے)۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے' جو صرف یہ سکھاتا ہے کہ چند منقولی باتوں پر (یعنی قرآن و حدیث پر) انسانی ترقیات کا انحصار ہے' اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے........ سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں' شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے"۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸ جلد پنجم)

اسی سلسلہ میں دوسری جگہ لکھتا ہے:

"اور اگر یہ کہا جائے کہ اس امت پر قیامت تک دروازہ مکالمہ' مخاطبہ اور وحی الٰہی کا بند ہے' تو پھر اس صورت میں کوئی امتی نبی کیونکر کہلا سکتا ہے؟ کیونکہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ خدا اس سے ہمکلام ہو' تو اس کا یہ جواب ہے کہ اس امت پر یہ دروازہ ہرگز بند نہیں ہے' اور اگر اس امت پر یہ دروازہ بند ہوتا تو یہ امت ایک مردہ امت ہوتی' اور خدا تعالیٰ سے دور اور مہجور ہوتی"۔

"اور آنحضرت ﷺ کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے' اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا بند ہے' اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی' جو شیطان کی طرح ہمیشہ سے خدا تعالیٰ سے دور اور مہجور ہوتی۔"

"ایسا نبی (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کیا عزت' اور کیا مرتبت' اور کیا تاثیر' اور کیا قوت قدسیہ اپنی ذات میں رکھتا ہے' جس کی پیروی کرانے والے صرف اندھے اور نابینا ہوں اور خدا تعالیٰ اپنے احکامات و مخاطبات سے ان کی آنکھیں نہ کھولے' یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے' اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی امید نہیں' صرف قصوں کی (یعنی قرآن و حدیث کی) پوجا کرو' پس ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے؟ جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ پتہ بھی نہیں لگتا' جو کچھ ہیں قصے ہیں۔"

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا' میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں' نہ کہ رحمانی' اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے' اور اندھا ہی رکھتا ہے' اور اندھا ہی مارتا ہے' اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے' مگر میں ساتھ ہی خدائے رحیم و کریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام ایسا مذہب نہیں ہے' بلکہ دنیا میں اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے"۔ (براہین پنجم ضمیمہ صفحہ ۱۸۲' ۱۸۳)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں کا لب لباب یہ ہے کہ یا تو مجھے نبی مانو' اور تسلیم کرو کہ مجھ پر بھی قرآن کریم جیسی قطعی وحی نازل ہوتی ہے' ورنہ اسلام شیطانی مذہب ہے' لعنتی اور قابل نفرت دین ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت باطل' اور آپ کی تمام امت اندھی ہے' اور قرآن و حدیث محض پرانے قصے ہیں........ اور چونکہ اس امت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہوا' جس کو مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت کا منصب عطا کیا گیا ہو' چنانچہ وہ لکھتا

ہے:

”اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا' اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں' تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیرہ وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں' اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں' اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں' کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے' اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی“۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

یعنی تیرہ سو برس تک تو اسلام نے کسی کو نبی نہیں بنایا' اور نہ آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی کی برکت سے کوئی شخص اس منصب تک پہنچا' اس لئے تیرہ صدیوں تک تو اسلام' بقول مرزا قادیانی کے' لعنتی اور قابل نفرت مذہب رہا' آنحضرت ﷺ قوت قدسیہ سے محروم رہے' اور تیرہ صدیوں کے تمام مسلمان اندھے رہے' صرف قصے کہانیوں کی پوجا کرتے رہے........ اب اگر مرزا کی نبوت و مسیحیت تسلیم کرلی جائے' تب تو اسلام زندہ مذہب کہلائے گا' اور آنحضرت ﷺ بھی نبی ہوں گے' اور اگر مرزا کو نہ مانا جائے' اس کی وحی پر ایمان نہ لایا جائے' تو نہ دین' دین ہے' نہ نبی' نبی ہے' بلکہ ایسا دین لعنتی اور قابل نفرت ہے' شیطانی ہے' مردہ ہے' قصے کہانیوں کا پرستار ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

یہ تھا مرزا کے دعویٰ مسیحیت و نبوت کا اصل مدعا........ اسلام کو ایسی ناپاک گالیاں صرف قادیان کا مسیح' اور اس کی ذریت ہی دے سکتی ہے' کسی عیسائی' یہودی' ہندو' سکھ یا کسی کافر سے یہ کارنامہ کب انجام دیا جاسکتا تھا؟! لطیفہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بعد اس کی امت میں سے بھی کوئی نبی ہوا؟! جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوکر براہ راست خدا تعالیٰ کا پتہ لگائے' اور صرف مرزا کے قصے کہانیوں کی پوجا نہ کرے' اس لئے مرزا قادیانی کی تحریر کے مطابق اب اس کا مذہب بھی لعنتی اور قابل نفرت ہے' اس کی امت بھی اندھی ہے' اندھی مرے گی' اور سیدھی جہنم میں جائے گی' کیا کوئی مرزائی اس عقدہ کو حل کرے گا....؟

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

O

مولیٰ تو رب العالمیں

عبدالحلیم احقر اچڑیاں

تو مالک دنیا و دیں ہمسر تیرا کوئی نہیں
تو لاشریک و لا یزال مولیٰ تو رب العالمیں
تو خالق کون و مکاں ہرجا پہ ہے پھر بھی نہاں
کیا شان ہو تیری بیاں دونوں جہاں زیر نگیں
سبحان تیری ذات ہے تو قاضی الحاجات ہے
تجھ بن کوئی فریاد رس واللہ نہیں واللہ نہیں
تو ہے ازل سے تا ابد لا ریب اللہ الصمد
کن سے فقط مالک تیرے پیدا سماوات و زمیں
قدرت عیاں تیری خدا ہے بے ستوں قائم سماء
شمس و قمر عظمت نما تو قادر و کار آفریں
یہ تنگ خلق سگ جہاں تیرے سوا جائے کہاں
احقر غریب و ناتواں مولیٰ غفار المذنبیں
تو مالک دنیا و دیں
تو مالک دنیا و دیں

O

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

نازاں ہے جن پر تاریخ آدمؑ

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کی ایک تقریر جو افادہ عام کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں (ادارہ)

حضرات! اس وقت میں ان چیزوں کی طرف اشارہ کروں گا جو ان مجالس کے مزاج کے مطابق ہیں اور ان کا طبعی تقاضہ ہے' عقلی تقاضہ ہے' منطقی تقاضہ ہے' شرعی تقاضہ ہے' اخلاقی تقاضہ ہے' انسانی تقاضہ ہے' اور سب سے بڑھ کر دینی تقاضہ ہے۔

اس سلسلہ کی ایک بات تو یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں حضرات خلفائے راشدینؓ کی عقیدت پیدا ہو' ان کے بارے میں آپ کے اندر اعتماد ہو' آپ کے ذہن میں یہ خیال راسخ ہو جائے کہ وہ نسل انسانی کے (انبیاء کرام کے بعد) بہترین افراد اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و احسان' اس کی خلاقی' رزاقی اور تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔

پہلی بات یہ ہونی چاہئے کہ آپ اس محفل سے یہ اثر اور نتیجہ لے کر جائیں' اگر ہم کسی حکیم کی تعریف کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ بہت سے مریضوں نے شفا پائی' وہ حکیم ہی کیا ہے' طبیب ہی کیا ہے جس کے ہاتھ ایک کی بھی شفا نہ ہوئی ہو' یا مشکل سے دو چار آدمیوں کو فائدہ پہنچا ہو' اگر ہم کسی عالم و مدرس کی تعریف کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حلقہ درس سے بہت سے فضلاء تیار ہوئے اور وہ علم و فضل میں امتیازی درجہ رکھتے تھے' ورنہ پھر مدرس کا فائدہ ہی کیا' اور اس مدرس کا کامیابی کا معیار کیا؟ اگر ہم کسی کارخانہ کی تعریف کرتے ہیں' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ بہترین مصنوعات پیدا کرتا ہے' ایک مرتبہ ہم نے یہیں کے ایک جلسہ میں کہا تھا کہ اگر ہم سے کوئی کہے (لکھنؤ کے بھائیوں کو سنا رہا تھا) کہ ہاں صاحب! احمد حسین دلدار حسین کا کارخانہ بہت اچھا ہے' مگر شروع میں تمباکو کے کچھ اچھے ڈبے وہاں سے بنے تھے پھر جو دیکھا تو ہر ڈبہ خراب تھا' تو یہ ایسی بات ہوگی کہ اس کارخانہ والے کو آپ کے خلاف ازالہ' حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کرنے کا حق ہوگا کہ آپ نے اس کارخانہ کو بدنام کیا' وہاں کی شہرت کو خراب کیا' میں مدرسہ کے ایک خادم کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ایک نامور اور مسلم درسگاہ ندوۃ العلماء کا خادم ہوں' اگر ندوۃ العلماء کے متعلق کوئی یہ کہے ہاں صاحب! شروع میں اس کے دارالعلوم نے چند اچھے فاضل پیدا کئے۔ علامہ سید سلیمان ندوی' مولانا عبدالسلام ندوی' مولانا عبدالباری ندوی' اس کے بعد پھر کوئی نہیں نکلا اور کسی میں کوئی استعداد پیدا نہیں ہوئی' تو سب سے پہلے میں اس کا دامن پکڑنے کو تیار ہوں' ندوۃ العلماء کے ذمہ دار' ندوۃ العلماء کے کارکن اور اس سے نسبت رکھنے والے دامن پکڑنے کو تیار ہیں' آپ سے کہا جائے گا کہ پہلے آپ اس کا ثبوت دیجئے کہ آپ اس ادارہ کی تاریخ سے کہاں تک واقف ہیں' اس کے فضلاء سے آپ کہاں تک آشنا ہیں

ان کے کارناموں سے آپ کہاں تک واقف ہیں' اسی طریقہ سے میں نے مختلف مدرسوں' مختلف کارخانوں کا نام لیا' "اصغر علی محمد علی" ہندوستان میں عطر سازی کا شہرہ آفاق کارخانہ تھا' دور دور اس کی شہرت تھی' اگر کہا جاتا ہاں صاحب! شروع میں دو چار مہینے ان کے یہاں اچھی عطر کی شیشیاں تیار ہوئی تھیں' اس کے بعد یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ شیشی میں عطر ہے' یا تیل ہے؟ تو کارخانہ کے مالکان کو حق ہے کہ اس کے خلاف کارروائی کریں۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سب سے بڑے پیغمبر سید المرسلین خاتم النبیین سید الاولین والآخرین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاذ اللہ یہ کہا جائے کہ براہ راست جن لوگوں نے آپؐ کی زیارت کی' جو لوگ آپؐ کے دامن تربیت سے وابستہ تھے' جو آغوش نبوت میں پلے تھے' جنہوں نے آپؐ کے سایہ عاطفت میں زندگی گزاری اور جن پر آپؐ کی تربیت کے معجزانہ اثرات پڑے تھے' جن کو دنیا میں نمونہ بننا تھا' ان میں دو ایک' یا تین چار آدمی بس دین پر قائم رہے' عہد پر قائم رہے' بقیہ سب دین سے

نکل گئے تو اس سے بڑھ کر حضور اکرم ﷺ کے بارے کوئی توہین آمیز بات اور اس سے بڑھ کر آپؐ کے مقام نبوت اور آپ کی شان رسالت کی بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان انعامات کی جو آپ کے ساتھ مخصوص تھے ناقدری نہیں ہوسکتی۔

ایک بات تو یہ ہے کہ یہ عقیدت اور اعتقاد آپ اپنے اندر لے کر جائیں کہ صحابہ کرامؓ نسل انسانی میں اور یہ میں تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں' اور کسی چیز کا دعویٰ کروں یا نہ کروں یہ کوئی ایسا دعویٰ نہیں ہے کہ جس میں معذرت کی ضرورت ہو کہ میں تاریخ کی کتابوں کا کیڑا ہوں' تاریخ کے مطالعہ کرنے والوں اور تاریخی موضوعات پر لکھنے والوں کی اس عہد میں اگر اس کی کوئی فہرست بنائی جائے تو اس فہرست کے آخر میں میرا نام آنا چاہیے' میں تاریخی بصیرت' تاریخی مطالعہ کی روشنی میں یہ بانگ دہل کہتا ہوں کہ خلق آدم سے لے کر تاقیام قیامت انبیائے کرام علیہم السلام کے گروہ کو چھوڑ کر کمالات انسانی کے لحاظ سے' ہدایت ربانی کے لحاظ سے' مکارم اخلاق کے لحاظ سے' تقدس کے لحاظ سے' پاکیزگی کے لحاظ سے' اور رحمت و برکت کے لحاظ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بڑھ کر پوری نوع انسانی میں کوئی پیدا نہیں ہوا' اور یہی ہونا چاہئے تھا' یہ بالکل منطقی اور طبعی بات ہے' اگر کسی کو مانتے ہیں اور اس کے اندر کوئی اثر تسلیم کرتے ہیں خواہ وہ کسی درجہ' کسی نوع کا ہو' زندگی کے شعبوں میں سے کوئی شعبہ ہو' اس کو لے لیجئے سیاست کو لے لیجئے' شاعری کو لے لیجئے' تعلیم کو لے لیجئے' قانون کو لے لیجئے' معالجہ کو لے لیجئے' تصنیف و تالیف کو لے لیجئے' ادبیات کو لے لیجئے اگر آپ اس میں کسی کا کوئی امتیاز مانتے ہیں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ وہ متعدی ہے' وہ زبان ہی کیا جو کبھی ہی نہ جائے' وہ چراغ ہی کیا جس کی روشنی نہ پھیلے' وہ خوشبو کیا جس کا سونگھنے والے کو لطف نہ آئے' وہ آفتاب کیا جس کی دھوپ نہ ہو' روشنی نہ ہو' وہ چاند کیا جس کی چاندنی نہ ہو' وہ بارش کیا جس سے تراوت اور جس سے آبیاری نہ ہو' جس سے فصلیں پیدا نہ ہوں' جس سے باغات سرسبز نہ ہوں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے امام شعبی کا ایک بلیغ ارشاد نقل کیا ہے کہ یہودیوں سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے بہتر لوگ کون ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کے دامن تربیت میں پرورش پائی' جنہوں نے ان کو دیکھا اور ان کو ان کی صحبت ملی وہ سب سے بہتر انسان تھے' عیسائیوں سے پوچھا گیا کہ ملت عیسوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں میں سب سے بہتر لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے حواری' شیعوں سے پوچھا گیا کہ اس امت میں (امت محمدی ﷺ میں) سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے ان کا نام لیا جو اولین اور اہم ترین صحابہ رسول تھے' خلفائے راشدین (حضرت علیؓ کو مستثنیٰ کرکے) عشرہ مبشرہ اور جلیل القدر صحابہؓ۔

یہ ایک تضاد ہے' ایک پہیلی ہے جو بوجھنے والی ہے کہ سب پیغمبروں کے سب سے بہتر لوگ تو وہ تھے جو ان کے دامن تربیت میں پلے بڑھے اور جنہوں نے ایک بار زیارت کرلی کچھ سے کچھ ہوگئے تحت الثریٰ سے ثریا تک پہنچ گئے' چہ جائیکہ وہ لوگ جنہوں نے برسوں پیغمبر کی صحبت پائی' اور وہ براہ راست ان کے فیض یافتہ تھے' تو یہودیوں کا جواب ٹھیک تھا' مسیحیوں کا جواب ٹھیک تھا' ان کے شایان شان تھا' پیغمبر پر ایمان رکھنے والی امت کو یہی کہنا چاہئے تھا' لیکن ہمارے ان بھائیوں اور ہم وطنوں کو جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں' ان کا جواب عجیب و غریب ہے' یہ ایک پہیلی ہے' جو بجھائی نہیں جاسکتی' آج بھی پوچھنے والے کو یہ جواب مل سکتا ہے خدا اس کی نوبت نہ لائے' کسی کو پوچھنے کی ضرورت پیش نہ ہو' لیکن وہ گویا زبان حال سے اپنے طرز عمل سے یہ کہتے ہیں' ان کی تصنیفات اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ امت محمدی ﷺ میں سب سے زیادہ ناقابل اعتبار بہت ہی کچے اور خام لوگ یہی تھے' جو اپنے نبی ﷺ کی آنکھ بند ہوتے ہی دین سے نکل گئے' جو اشخاص آپؐ کی صحبت میں رہے' آغوش نبوت میں تربیت پائی' جن کی ہر وقت نگرانی ہوتی تھی' جو آپ کو دیکھ کر نماز پڑھتے تھے' آپ ﷺ پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا جو کلام آتا تھا وہ براہ راست آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنتے تھے اور پھر اس کی تشریح بھی سنتے تھے اور اس پر عمل ہوتے بھی دیکھتے تھے' اور جن کے اخلاق' اعمال و کردار اور ہر چیز کی نگرانی ہوتی تھی' نگاہ نبوت خود ان چیزوں کا جائزہ لیتی تھی' وہی سب سے ناکام نکلے' خام نکلے' یہ ایک تضاد ہے' ایک شخص کا تضاد ہی نہیں' دینی امتوں کو سامنے رکھئے اس کا ایک تضاد ہے' دوسرے انبیاء کے ماننے والے یہ کہیں' حضور ﷺ کے ماننے والے یہ کہیں۔

مجھے یورپ و امریکہ جانے کا اتفاق ہوتا ہے' کئی بار میں نے کہا کہ اسلامک سینٹر واشنگٹن ڈی سی میں یا لندن کے ہائیڈ پارک میں اگر اسلام کی دعوت دی جارہی ہو اور بڑی سحر انگیز تقریر کی جارہی ہو' لوگ مست ہورہے ہوں اور ایک جادو سا معلوم ہورہا ہو' اور قریب ہو کہ لوگ اسلام لے آئیں' اسلام کا اعلان کردیں۔

ہمیں توبہ کرائیے' اسلام میں داخل کیجئے اچانک ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے' ٹھیک ہے آپ نے بہت اچھی بات کی' لیکن آپ ہم سے کیا امید رکھتے ہیں آپ کو ہم پر امید رکھنے کا حق کیا ہے' اگر آج ہم اسلام لے آئیں تو اسلام

پر قائم بھی رہیں گے؟ جو لوگ براہ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر اسلام لائے' اور مشرف بہ اسلام ہوئے' اور آپ کے سایہ میں تربیت پائی' ایک دن نہیں' دو دن نہیں چند مہینے نہیں' چند سال نہیں ۱۳ سال مکہ معظمہ کے اور دس سالہ مدینہ منورہ کے گزارے' وہ آپ ﷺ کی آنکھ بند ہوتے ہی اسلام سے نکل گئے' صرف دو سات آدمی رہ گئے' تو آپ ہم سے کیا امید رکھتے ہیں؟ اور آپ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں؟ کہ آپ کا مقام پیغمبر خدا سے بلند ہے' ہم آپ کے ہاتھ پر اسلام لائیں تو اسلام پر رہیں گے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گے؟ ہم نے کہا اس کا کوئی جواب نہیں' دنیا کے بڑے سے بڑے ذکی اور بڑے سے بڑے حاضر جواب کے پاس بھی اس کا جواب نہیں' یہ کیا تضاد ہے' ایک طرف تو آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی کے ہاتھ پر براہ راست اسلام لانے والے وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم

(ترجمہ) اے پیغمبر! جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے' تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی۔

دوسری طرف انہوں نے نبی کی آنکھ بند ہوتے ہی اسلام کو خیرباد کہہ دیا' این چہ بوالعجبیست!

دوسری بات یہ کہنی ہے کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت اور دوسری خصوصیات سنیں' اس خصوصیت کو بھی آپ ذہن نشین کر لیں' دماغ میں بٹھائیں' یہاں سے لے کر جائیں کہ وہ دین کے پورے متبع تھے' وہ دین کے سانچہ میں ڈھل گئے تھے' ان کے عقائد ان کی عبادات' ان کے معاملات' ان کے اخلاق' ان کی رسومات' ان کی تقریبات' ان کی فتوحات' ان کی حکومت و نظام سلطنت' سب چیزیں اور زندگی کے سب شعبے شریعت کے مطابق تھے' اللہ تبارک و تعالیٰ خواجہ الطاف حسین حالی کے درجات بلند فرمائے کیا بات کہی ہے انہوں نے۔

رہِ حق میں تھی دوڑ بھاگ ان کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خودبخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کردیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کردیا گرم گرما گئے وہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف عقائد و عبادات میں مسلمان نہیں تھے' معاملات اور اخلاق میں بھی مسلمان تھے' رسوم اور زندگی کے جو فطری تقاضے اور فطری ضرورتیں ہیں ان میں بھی تھیں' ہم مسلمانوں کا حال کیا ہے' کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو عقائد میں دین کے پابند ہیں الحمدللہ توحید کے بارے میں ان کا ذہن صاف ہے' رسالت کے بارے میں' معاد کے بارے میں' اور جو بنیادی عقائد ہیں لیکن عبادات میں کچے ہیں' اور بہت سے وہ ہیں جو عقائد و عبادات میں تو پختہ ہیں' عقائد بھی صحیح' عبادات کے بھی پابند' لیکن معاملات اور اخلاق کو نہ پوچھئے' معاملات اور اخلاق میں سخت ناقابل اعتبار کسی سے معاملہ پڑے گا تو خیانت سے نہ چوکیں گے' معاملہ پڑے گا تو تطفیف (تطفیف کیل) سے کام لیں گے' ناپ تول میں کمی کریں گے' تجارت کریں گے اور اس میں مشارکت ہوگی تو اس میں ناانصافی اور خیانت کے مرتکب ہوں گے' کسی کا پڑوس ہوگا تو ان سے اذیت پہنچے گی' حدیث میں آتا ہے:

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

(ترجمہ) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی (اذیت) سے مسلمان محفوظ و مطمئن رہیں

لایومن احدکم حتی یامن جارہ بوائقہ

(ترجمہ) تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے' اس کے گزندے سے محفوظ نہ ہو جائے۔

تو ایک طبقہ ایسا ہے کہ نہ پوچھئے' اس نے معاملات و اخلاق کو بالکل دین سے خارج کر رکھا ہے' یہ سمجھ رکھا ہے کہ بس عقائد و عبادات ہی ضروری ہیں' باقی اخلاق و معاملات میں بسا اوقات غیر مسلموں سے بھی گئے گزرے ہوتے ہیں' نہ معاملہ کی صفائی' نہ وعدہ کی پابندی' نہ امانت کا خیال' نہ انصاف کے ساتھ تقسیم' کوئی چیز نہیں' حقوق العباد نہیں' اہل قرابت و اہل حقوق کے بارے میں بالکل آزاد' جن لوگوں کے ساتھ ان کا معاملہ پڑتا ہے ان کے ساتھ بالکل آزاد تجارت میں بھی' زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی من مانی کارروائی کرتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال ایسا نہیں تھا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقائد سے لے کر اخلاق و معاملات تک بالکل ترازو کی طرح جو کسی کی رعایت نہیں کرتی' کسی کو ترجیح نہیں دیتی' وہ سب میزان عدل تھے' وہ سب معیار حق تھے' ان کی کوئی چیز شریعت کے راستہ سے ہٹی ہوئی نہیں تھی' ان کا کوئی عمل شریعت کے راستہ سے ہٹا ہوا نہیں تھا۔

غور کرنے کی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ ۱۳ سال مکہ معظمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ کو منور فرمایا' لیکن اس کثرت سے مسلمان اسلام میں داخل نہیں ہوئے' جتنے صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان دو سال کے عرصہ میں۔

امام زہریؒ جو سید التابعین ہیں سینکڑوں ہزاروں احادیث ان سے مروی ہوں گی وہ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ سے لے کر فتح مکہ تک جو دو سال کا عرصہ ہے اس میں جس کثرت سے مسلمان ہوئے ہیں اتنی تعداد میں بیس سال میں مشرکین اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔

وجہ کیا تھی؟ وہ دیوار (جنگ اور خوف) کی جو صلح حدیبیہ سے پہلے حائل تھی' ہٹ گئی صلح و امان ہوجانے کی وجہ سے آنے جانے کا راستہ صاف ہوا' اور کوئی خطرہ نہیں رہ گیا' کیونکہ صلح ہوگئی تھی اور عہد ہوگیا تھا کوئی مسلم غیر مسلم پر حملہ آور نہ ہوگا' اب وہ عزیز یاد آئے' اور عزیز اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ طیبہ آنے لگے' ماموں بھانجوں سے ملنے آرہے ہیں' بھانجے ماموں سے' چچا بھتیجوں سے' بھتیجے چچا سے ملنے آرہے ہیں' بہنوئی اور آپس کے جو رشتہ دار ہیں وہ ایک دوسرے سے ملنے آرہے ہیں' پہلے جو آپس کے رشتہ دار ملنے کو ترس گئے تھے' خون کا رشتہ تھا' قرابتیں تھیں مگر مدینہ جانا خطرہ سے خالی نہ تھا' اب یہ ڈر نہیں رہا وہ باطمینان مدینہ آئے' انہوں نے یہاں دیکھا کہ دنیا ہی بدلی ہوئی ہے' نہ یہاں جھوٹ ہے نہ گالی گلوچ ہے' نہ غصہ آتا ہے' نہ یہاں ناپ تول میں کمی' نہ یہاں کسی کی حق تلفی ہوتی ہے نہ دنیا طلبی ہے' نہ دنیا پرستی' اللہ کے علاوہ نہ یہاں کسی کا خوف ہے' نہ یہاں کسی چیز کی لالچ ہے' دنیا بدلی ہوئی ہے' انہوں نے دیکھا کہ بچوں کو سلاکر ان کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا ہے' ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے جس کی طرف قرآن شریف کا اشارہ ہے:

ویوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ

(ترجمہ) اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو۔

حضور ﷺ کے یہاں مہمان آئے' یہ کاشانہ نبوت تھا' دوسروں کو کھلانا اور خود فاقہ سے رہنا' آپ نے پوچھا کوئی ہے جو ان مہمانوں کو اپنے گھر لے جائے اور کھانا کھلائے' حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور گھر لے گئے' ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا مہمانوں کو لے تو آئے ہو' اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر رحم کرے' یہاں تو کھانے کو اتنا ہے کہ بچے کھالیں' انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا' پہلے تو بچوں کو سلادینا اور کھانا لے جاکر رکھ دینا' چراغ جل رہا ہوگا' اس کو کسی بہانہ سے ہاتھ لگانا کہ بجھ جائے پھر ہم اپنا کام کرلیں گے' یہی ہوا کہ اس اندھیرے میں حضرت ابو طلحہؓ ہاتھ بڑھاتے رہے اور خالی ہاتھ منہ تک لاتے رہے' مہمانوں نے کھالیا اور حضرت ابو طلحہؓ بھوکے رہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر وہ آیت نازل فرمائی جو میں نے پڑھی:

حضرات! قرآن مجید کی آیت ہے:

یاایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

(ترجمہ) اے ایمان والو اسلام میں صلح میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ۔

ریزرویشن کے ساتھ نہیں کہ اتنا دھڑ ہم آگے کرتے ہیں مسجد میں اور اتنا پیچھے رہے گا' ہاتھ بڑھاتے ہیں دایاں' بایاں پیچھے رہے گا' یہ نہیں' یہ کوئی طریقہ نہیں ہے' اللہ جل شانہ مطالبہ کرتا ہے' اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ پورے کے پورے داخل ہوجاؤ' میں صفائی سے کہتا ہوں اور اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ صاف کہوں کہ ہم مسلمانوں کی معاشرت' ہم مسلمانوں کے شادی بیاہ کے طریقے' ہم مسلمانوں کے وراثت کے طریقے' ہم مسلمانوں کے معاملات شریعت سے دور ہیں اور بہت دور ہیں' اس میں ہم بالکل آزاد ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کیا تھی؟ وہ جس کے کچھ نمونے اوپر گزرے۔

یہ تھی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی' یہ زندگی ہم نے چھوڑ دی ہے' میں یہ کہنا چاہتا ہوں آپ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا' عقیدت کا اور ان کے تذکرہ کا' ان کے نام لینے کا' ان کی طرف نسبت کرنے کا حق ہے کہ آپ ان کی پوری زندگی اپنے لئے نمونہ بنائیں' یہ نہیں کہ صرف ان کی حمایت میں جوش میں آجائیں' اور مدح صحابہؓ کا جلوس نکالیں' ان کے نام پر بڑے بڑے جلسے کریں' لیکن عمل کا جہاں تعلق ہے' زندگی کا تعلق ہے' وہ بالکل اس سے علاوہ شادی بالکل اپنے طرز پر اور اس سے بڑھ کر جہیز کی لعنت' یہ جہیز کے مطالبے اور اس پر بے گناہ عورتوں کو بیاہی ہوئی دلہنوں کو مار ڈالنا' معاف کیجئے گا میں اخبار پڑھتا ہوں' مسلمانوں کے واقعات آتے ہیں تو لرز جاتا ہوں اللہ اپنے عذاب اور غضب سے بچائے' محض پیسے کی محبت میں کہ تم اسکوٹر لے کر نہیں آئیں' تم موٹر لے کر نہیں آئیں' تم فلاں چیز لے کر نہیں آئیں' بہت کم زیور لے کر آئیں۔

چند ہفتے پہلے "قومی آواز" میں لکھنؤ کا واقعہ چھپا تھا' آپ کے کسی قریبی محلہ کا اور دوسرے شہروں کا تو چھپتا رہتا ہے' ہماری ہمسایہ قوم کا تو پوچھیے نہیں کہ بس اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ہدایت دے' ان کے پیشواؤں کو یہ سمجھ دے کر مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے بجائے اور رام جنم بھومی کے لئے جان دینے کے بجائے اپنے فرقہ کے آدمیوں کو بتائیں' اپنے فرقہ کو دولت کی پرستش (پوجا) سے نکالیں' ہمارے یہاں بھی ایسے واقعات پیش آتے ہیں وہ چیز جن کا اس سے پہلے تصور بھی نہ تھا وہ پیش آرہے ہیں' یہ سب پیسے کی بدولت اور اس سے حد سے بڑھی ہوئی محبت کا نتیجہ ہے' حدیث شریف میں آتا ہے:

حب الدنیا راس کل خطیئۃ

(دنیا کی محبت ہر گناہ اور ہر عیب کی جڑ ہے) آپ نے بالکل اس مرض پر انگلی رکھ دی۔

سامعین کرام! یہاں کا تحفہ' یہاں کا حق اور یہاں کا تقاضہ ہے کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عقیدت کو اپنے دل میں جاگزیں کرلیں' اور یہ سمجھیں کہ پوری آدم علیہ السلام کی اولاد میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد کوئی ان کے درجہ کا نہیں ہوسکتا اور نہ ہوا ہے' دوسری بات یہ ہے کہ ان کی اقتداء کرنے کی کوشش کریں ساری

باقی صفحہ ۲۰ پر

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ قادیانیت کے تعاقب میں

اپنے اکلوتے بیٹے کو بستر مرگ پہ چھوڑ کر رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے ایک عظیم انسان کی دلگداز داستان

؎ قربانت شوم ایں مرتبہ عظیم است

اپنے اسلاف کی طرح دو باتیں مجاہد ملت' بطل حریت' بابائے جمعیت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھیں۔ مغربی سامراج کی شدید مخالفت اور فرق باطلہ کی سرکوبی' مولانا ہزارویؒ نے ہر باطل فرقے کی شدت سے مخالفت کی وہ اس بات پر کسی مصلحت سے کام لینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اسی طرح مغربی سامراج جس نے ازل سے ہی مسلمانوں کو مذہبی' سیاسی' معاشی نقصان پہنچایا۔ اس سے بھی سمجھوتا کے لئے تیار نہ تھے۔ فرق باطلہ میں قادیانیت بطور خاص مولانا ہزارویؒ کا نشانہ تھا ایک تو اس لئے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیاء کی توہین کی' صحابہ کی توہین کی اور مخالفین کو گالیاں دیں۔ دوسرا مرزائیت کی بنیاد انگریز کی اطاعت' اور جہاد کی منسوخی پر قائم ہوئی' پھر مولانا ہزارویؒ کو امیر شریعتؒ کی رفاقت اور احرار الاسلام جیسی جماعت میں کام کا موقع ملا۔ مولانا ہزارویؒ نے برصغیر کے طول و عرض میں مرزائیت کا ناطقہ بند کیا' تقریر' تحریر' مناظرے غرضیکہ ہر طرح مرزائیت پر ضرب کاری لگائی مرزائیت کی جنم بھومی قادیان میں بھی ان کو للکارا اور لاجواب کیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے چند واقعات سپرد قلم کررہا ہوں جو احقر کی کتاب سوانح حیات مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے لئے گئے ہیں۔

۱۔ ۱۹۳۲ء کا پورا سال مولانا ہزارویؒ نے جیل میں گزارا اور ۱۹۳۳ء کو رہا ہوئے۔ اس رہائی کے بعد مولانا ہزارویؒ کو معلوم ہوا کہ زیدہ ضلع مردان میں قادیانی خوانین کا اس قدر رعب ہے کہ کوئی شخص گاؤں میں مرزا قادیانی کا نام "حضرت مرزا صاحب" کے بغیر نہیں لے سکتا۔ مولانا اپنے ساتھ دوسرے علماء کو لے کر زیدہ پہنچے۔ گاؤں کے ایک طرف مسلمان پٹھانوں کی آبادی کے چار پانچ گھرانے تھے' ان کی ایک مسجد تھی پہلے مولانا ہزارویؒ نے ان لوگوں کی رگ ایمانی کو متحرک کیا اور آمادہ کیا کہ وہ اپنی مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت دیں۔ چنانچہ زیدہ کا فرعون صفت قادیانی خان بہادر عجب خان آفریدی مجسٹریٹ پستول بھر لایا اور مسجد میں عین ممبر کے سامنے بیٹھ گیا۔ مولانا ہزارویؒ نے تقریر شروع کی اور اپنی تقریر کے شباب پر پہنچے تو فرمانے لگے مرزا قادیانی کافر' مرتد' زندیق ہے جو اس کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر و مرتد و زندیق ہے اس پر عجب خان نے کچھ بولنا چاہا تو عوام میں شور مچ گیا۔ نتیجہ میں عجب خان بھاگ اٹھا اور مسجد میں پرجوش نعرے بلند ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ پھر وہاں پر اسی روز مسلمانوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اب مرزائیوں کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ اتفاقاً" دو تین دن بعد مرزائی کا ایک بچہ مر گیا' تمام مسلمان ڈٹ گئے کہ ہم اس کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ اس بچے کے مرزائی باپ نے اپنی زمین میں قبر کھودنی چاہی تو اس کی دوسرے مسلمان بھائیوں نے مزاحمت کی یہ کھیت تو مشترکہ ہے پہلے حسب ضابطہ تقسیم کرو پھر اپنے حصہ زمین میں دفن کرو' چنانچہ علاقہ کے مرزائی جمع ہوئے اور اپنے ذاتی کھیت میں قبر بنا کر اس بچے کو دفن کیا۔ اس واقعہ کے بعد علاقہ میں مرزائیت کے خلاف فضاء قائم ہوئی۔ اور قادیانیوں کے خلاف نفرت پیدا ہوئی' ورنہ اس سے قبل کوئی کھل کر بات بھی مرزائیت کے خلاف نہیں کرسکتا تھا۔

مرزائی مناظر کو شکست فاش:

۱۹۳۷ء میں مرزائیوں نے عظیم تیاریوں اور بڑے کروفر سے اپنے مشہور مناظر اللہ دتہ جالندھری کو کاغان میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے بھیجا مانسہرہ کے بڑے بڑے مرزائی خان بہادر' ڈاکٹر اور وکیلوں کی فوج ظفر موج اس کے ہمرکاب تھی۔ اللہ دتہ نے دیہات کے ائمہ مساجد کو چیلنج کرنا اور للکارنا شروع کردیا۔ خوب لن ترانیاں ہانکیں' دیہاتی سادہ لوح امام بے چارے اللہ دتہ جیسے چھٹے اور منجھے ہوئے عیار و تیزو

طرار مناظر کا کیا مقابلہ کرتے' نتیجے میں میدان ہر جگہ اللہ دتہ کے ہاتھ میں رہتا۔ اب مسلمانوں کو اپنے ایمان کی فکر ہوئی' حضرت مولانا قاضی محمد یونس" فاضل دیوبند بالاکوٹ اپنے دو ساتھیوں کو لے کر بفہ پہنچے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی" کے سامنے صورتحال رکھی۔ یہ وہ نازک وقت تھا کہ مولانا ہزاروی" کے لخت جگر زین العابدین موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ مولانا ہزاروی" نے تھوڑی دیر حسب عادت غور کیا اور قاضی محمد یونس" صاحب سے فرمانے لگے آپ ٹھہریں میں گھر سے کتابیں لے کر آتا ہوں اور بالاکوٹ چلتا ہوں۔ اندر جاکر کتابیں جمع کرکے باندھنے لگے تو اہلیہ محترمہ نے پوچھا کہاں جارہے ہیں فرمایا کہ بالاکوٹ جارہا ہوں اہلیہ نے فرمایا کہ زین العابدین کی حالت دیکھنے کے بعد بھی آپ جارہے ہیں۔ جو شاید چند ساعتوں کا مہمان ہے فرمایا بی بی ہاں! ادھر زین العابدین کی بات ہے اور ادھر میرے آقا و مولی کی عزت و ناموس کی بات اور ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کی بات ہے' جو زین العابدین سے زیادہ اہم ہے میں لاکھوں زین العابدین آقائے مدنی کے قدموں پر نثار کرسکتا ہوں یہ کہہ کر مولانا کتابوں کا بستہ بغل میں دباکر گھر سے نکل گئے۔ جب بفہ شہر سے نکل کر اڈے پر پہنچے تو پیچھے سے آدمی دوڑتا ہوا آیا کہ زین العابدین آپ سے روٹھ کر خالق حقیقی سے جاملا ہے واپس آجایئے اور اس کی تجہیز و تکفین کیجئے۔ قارئین آپ کا کیا خیال ہے اس وقت مضبوط قوت ارادی رکھنے والے آدمی کے قدموں میں بھی لرزش پیدا ہوجاتی ہے۔ حالانکہ زین العابدین آپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ آپ نے اطلاع دینے والے سے فرمایا کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جو میرے بغیر بھی ہوسکتا ہے لیکن جس مشن پر میں جارہا ہوں وہ فرض عین ہے اب میری ملاقات زین العابدین سے قیامت کی صبح ہی ہوگی۔ کتنے بڑے دل گردے کی بات ہے اور صاحب اولاد ہی اس کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ اس بات سے اکابرین کی عشق رسالت کا پتہ بھی چلتا ہے۔ زبان سے عشق مصطفےٰ کا دعوی کرنا بہت آسان ہے لیکن عملی طور عشق ثابت کرنا ذرا مشکل ہے دودھ پینے والے مجنوں تو بہت ہیں لیکن ناموس رسالت کے لئے خون دینے والے یہ لوگ تھے کتنا بڑا امتحان تھا اور دل و دماغ میں کیسی الجھن پیدا ہوئی ہوگی؟ مگر اس عاشق مصطفیٰ" نے رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کیا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی" اپنے رفقاء کے ساتھ بالاکوٹ پہنچے مرزائی مناظر اللہ دتہ جالندھری کو للکارا اور پہلے ہی مناظرے میں اس کو شکست فاش دی اور لاجواب کیا وہاں سے ایسا بھاگا کہ قادیان میں جاکر دم لیا۔" جان بچی سو لاکھوں پائے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے" کا مصداق ہوگیا۔ اس طرح ہزاروں مسلمانوں کو مولانا ہزاروی" نے ارتداد سے بچالیا۔ گو اپنے لخت جگر کے جنازہ میں شرکت نہ کرسکے اور نہ ہی آخری بار اس کو نظر بھر کر دیکھ سکے۔••

بقیہ: نازاں ہے جن پر.....

چیزوں میں' عقائد و عبادات میں' اخلاق و معاشرت میں' معاملات و تعلقات میں' زندگی بھی ویسے ہی سادہ ہو' ویسے ہی ہمسایوں کا حق پہنچائیں' قرآن کریم' حدیث شریف اور اسلامی تعلیمات پر عمومی طریقہ پر عمل کریں' کسی صحابی کے یہاں کبھی کوئی چیز تیار ہوتی تو اسے قریب کے گھر میں بھیجا جاتا' وہ گھر اپنے قریبی گھر میں بھیجتا' آخر میں وہ تحفہ اسی کے گھر میں آجاتا جہاں سے چلا تھا' اس سے بڑھ کر کیا کہ میدان جنگ میں بالکل جاں بلب پڑے ہوئے ہیں' بھائی اپنے سسکتے ہوئے بھائی کے لئے پانی لاتا ہے کہ گرمی کا زمانہ ہے' گرم ملک ہے جس کی فضاء بھی گرم ان کی خدمت میں پیالہ پیش کیا ہے' وہ کہتے ہیں میں نے ابھی ایک آواز سنی ہے اپنے بھائی کی ان کو دو ان کے پاس لے جایا جاتا ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابھی آواز سنی ہے اپنے پاس کے ایک زخمی کی' ان کو دو پھر ان کے پاس آتا ہے وہ اشارہ کرتے رہے تو جب ان کے پاس آتا ہے تو وہ دم توڑ چکے' پھر واپس جب دوسرے کے پاس آتا ہے وہ بھی دم توڑ چکے ہوئے ہیں اور پانی کسی کے حصہ میں نہیں آتا۔

یہ ساری چیزیں ہمارے لئے قابل تقلید ہیں' بلکہ واجب التقلید ہیں' کم سے کم زندگی کو سادہ بنایئے' یہ شادی بیاہ کی رسمیں جو ہم نے اپنے غیر مسلم ہم وطنوں سے ہندوستان میں آکر سیکھی ہیں وہ واپس کیجئے اور اسلامی معاشرت اختیار کیجئے' اسراف سے بچئے' دھوم دھام سے بچئے اور شان و شوکت اور تعریف سے کہ کیسے دھوم سے شادی ہوئی ہے' کیسے دھوم سے ولیمہ ہوا ہے' کیا جہیز ملا ہے' ان سب چیزوں سے اسی طریقہ سے آپ اپنی افادیت ثابت کیجئے' اپنا امتیاز ثابت کیجئے ملے جلے محلہ میں مشترک محلہ میں ہمارے غیر مسلم بھائی پہچانیں' انگلی اٹھائیں' یہ ہمارے مسلم بھائی ہیں' کم سے کم ایک محلہ میں ایک مسلمان ہو اور سب کو اطمینان ہو' اس محلہ میں ایک مسلمان ہو اور سب کو اطمینان ہو' اس محلہ میں آفت نہیں آئے گی' یہاں بلا نہیں آئے گی' یہاں کوئی چوری کی ہمت نہیں کرے گا' وہ اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں' وہ اپنے مال و دولت اپنی پونجی کے بارے میں' وہ اپنی عزت کے بارے میں مطمئن ہوں کہ یہاں مسلمان رہتا ہے' یہ ہمیں ہندوستان میں نمونہ دکھانا چاہئے تب جاکر یہاں اسلام پھیلے گا' آپ کا وہ مقام ملے گا' آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور آپ کی وجہ سے لوگوں میں اسلام کے بارے میں اچھا خیال' تصور پیدا ہوگا۔

ثمینہ شفقت قریشی سہام

محمد رسول اللہ ﷺ عورتوں کے لئے رحمت

اسلام نے عورت کا مقام بلند کرتے ہوئے اسے تحفظ دیا' پہلے پردے کی پابندی لگائی جس سے اس کی حسن و رعنائی محفوظ ہوگئی اور بعد ازاں اسے ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کے مقدس رشتے سے منسلک کرکے عزت و عصمت کے مضبوط قلعوں کی اونچی دیواریں کھینچ کر اس کو ہر طرح کا تحفظ فراہم کرکے اس کے وقار کو بلند کردیا

حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے وقت پورا عرب صراط مستقیم سے بھٹک کر دور دور کی ٹھوکریں کھا رہا تھا' خلق ارض و سما کا تصور ان کے ذہنوں سے نکل چکا تھا۔ اخلاقی اور سماجی حالت گناہ پر تھی نسلی تعصب اور معاشرتی و معاشی بحران کی پوری پوری قوم شکار تھی۔ ایسے خطرناک حالات میں ایک مصلح کی ضرورت تھی' جو اس بگڑی ہوئی قوم کی نہ صرف اصلاح کرے بلکہ ان کی عادات اور نکتہ نظر کو بدلے اور نیا اخلاقی معیار پیش کرکے اس پر عمل کرائے' انسانیت پر احسان عظیم فرماتے ہوئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی اصلاح اور مدد کے لئے حضور سرور کائنات ﷺ کو مبعوث فرمایا حضورؐ تمام انبیاء و رسل کے کمالات نبوت کا سرچشمہ ہیں۔ جس طرح آفتاب کے نور سے دنیا کی ہر چیز روشن ہے چاند ستاروں میں یہی نور آفتاب جھلک رہا ہے اسی طرح کل انبیاء و رسل کے انوار نبوت اسی آفتاب رسالت کا فیض اور پرتو ہیں' اس امر سے انکار ہرگز ممکن نہیں کہ انسانیت کا شرف اور ان کی برتری کا تحفظ حضورؐ کی تعلیمات ہی کے ذریعے ممکن ہوا ہے' دنیائے انسانیت پر چھائی ہوئی اس تاریک شب کو ہادی برحق رحمت مجسمؐ کی بعثت سے ایک صبح جان افزا نمودار ہوئی۔ آپؐ نے اپنے عزم و استقلال سے ان کے فرسودہ عقائد اور ظالمانہ رسم و رواج کے خلاف نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ ایک ایسے دین سے روشناس کرایا جو ان کی دنیوی اور اخروی ترقی کا ضامن تھا۔ آپؐ نے تمام قدیم برائیوں کا قلع قمع کرکے ایک عادلانہ منصفانہ معاشرے کی بنیاد رکھی جس کی بدولت بت تراش بت شکن بن گئے۔ رہزن زاہد اور ہادی بن گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (ترجمہ) "یقیناً" اللہ نے مومنوں پر احسان عظیم فرمایا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو پاک کرے۔"

انسان کی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ جبلی طور پر اس ہستی کی تقلید کرتا ہے جو کمل افضل اور اعلیٰ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو لوگوں کے لئے نمونہ تقلید بنا کر جملہ اوصاف و فضائل سے متصف فرمایا ارشاد فرمایا ہے۔ "تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ تقلید موجود ہے' ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو۔"

حضورؐ کی بعثت سے پہلے پوری انسانیت خصوصاً" عربوں کے ماحول کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت کی حیثیت ایک خرید کردہ جانور سے زیادہ نہ تھی۔ عورت اپنی فطری معصومیت میں ایک کھلونا کی سی حیثیت رکھتی تھی۔ عورت کی عفت و عصمت کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی' عورتوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ عورت مرد کے ہاتھ میں ایک کھلونا کی سی حیثیت رکھتی تھی۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ مرد نے عورت کو غلام بنا رکھا ہے لڑکی کا پیدا ہونا باعث بے عزتی سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے لڑکیاں پیدائش کے فوراً" بعد زندہ دفن کردی جاتی تھیں۔ حضورؐ نے اس ناانصافی اور ظلم کے خلاف پرجوش صدا بلند فرمائی۔ ارشاد ہوا "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اہل خانہ پر مہربان ہو اور میں اپنے اہل خانہ پر بہت مہربان ہوں۔" آپؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی دو لڑکیوں کی تربیت میں محنت اور ہمدردی کے ساتھ ایثار و قربانی کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ "جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو وہ نہ تو اسے ایذا پہنچائے اور نہ اس کی توہین اور ناقدری کرے اور برتاؤ میں لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے صلے میں اس کو جنت

عطا فرمائے گا۔" حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے فرمایا "لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے حضورؐ نے عورتوں پر ہونے والے تمام مظالم کا سدباب کیا اور ان کے تمام حقوق کی ضمانت دی۔ مرد کو تاکید کی گئی کہ وہ عورت کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ظلم کا برتاؤ ہرگز نہ کرے بلکہ اس کی غلطی اور خطاء پر بھی وسیع الظرفی کا ثبوت دے"۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "عورتوں پر تمہارے ایسے ہی حقوق ہیں جیسے عورتوں کے حقوق تم پر ہیں" دونوں کو حق وراثت اور اپنی ذاتی جائیداد رکھنے کا حق دیا گیا' جبکہ مغرب کی عورتیں تاحال ان بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ عورتوں کے حقوق کے سلسلے میں سب سے اہم بات عورت کی عصمت کا احترام ہے اور اس کی خلاف ورزی پر اسلام میں سخت سزا مقدر کی گئی ہے عورت کی عصمت کے احترام کا یہ تصور اسلام کے سواء کسی اور تہذیب میں نہیں پایا جاتا یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جو صنف نازک کو اسلام کی بدولت نصیب ہوئی۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے دنیا کی تمام عورتوں کے لئے ایک عظیم الشان نظام عفت و عصمت پیش فرماکر بہت ساری برائیوں کا قلع قمع فرمادیا اسلام نے عورت کا مقام بلند کرتے ہوئے اسے تحفظ دیا' پہلے پردے کی پابندی لگائی جس سے اس کا حسن و رعنائی محفوظ ہوگئی اور بعدازاں اسے ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کے مقدس رشتے سے منسلک کرکے عزت وعصمت کے مضبوط قلعوں کی اونچی دیواریں کھینچ کر اس کو ہر طرح کا تحفظ فراہم کرکے اس کے وقار کو بلند کردیا ایک طرف عورت کو زیب و زینت کا حق دیا گیا دوسری طرف پابندی لگادی گئی کہ یہ صرف اس کے خاوند کے لئے ہے دوسروں کے لئے نہیں۔ بیوگان اور مطلقات کو عقد ثانی کی اجازت دے کر معاشرہ کو پیچیدگیوں سے بچالیا گیا' اور وہ عورت جس کی مستقل شخصیت ہی سے انکار کیا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ عورت بجز اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ شیطان کی ایجنٹ ہے ایسے تاریک دور میں حضور اکرمؐ نے سب سے پہلے عورت کی شخصیت کا اثبات کیا اور اسے نہ صرف عزت و تکریم عطا فرمائی بلکہ اسے اجتماعی معاملات میں رائے دینے کا حق بھی بخشا اس طرح اسلامی حکومت میں رائے دینے یا ووٹ دینے کا حق عورت کو بھی حاصل ہوگیا۔ جس طرح ہر مرد کو تھا' عورتوں کو وراثت اور مال و جائیداد کے پورے پورے حقوق دلائے گئے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی ملکیت کو جس طرح چاہیں استعمال میں لائیں اور جو نفع ہو' اس کی بلا شرکت غیر مالک ہوں ان کی ملکیت پر ان کے شوہروں اور باپوں کی کسی قسم کا اختیار حاصل نہ تھا۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے "وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں وہ تم میں سے اچھے آدمی نہیں ہیں" آپؐ نے ناگوار مارپیٹ کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا نہ بیوی کے منہ پر تھپڑ مارو نہ اسے برا بھلا کہو اور گھر کے سوا اسے کہیں اور تنہا مت چھوڑو' پس عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو تو زندگی اچھی گزرے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "عورتوں کے ساتھ معروف طریقے (حسن معاشرت) سے زندگی گزارو" حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے حق میں بہتر ہے اور سب سے کامل مومن وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے نرم سلوک کرے۔" حدیث میں ہے کہ "سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بااخلاق ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ سب سے اچھا ہو"۔

(ترمذی شریف)

عورت اور مرد عزت و احترام' اخلاقی معیار اور آخرت میں اپنے اجر کے لحاظ سے برابر ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہیں' فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ (سورۃ الحجرات ۱۶)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ "مرد اور عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں"۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

(ترجمہ) عورتیں دبی زبان سے بات نہ کریں تاکہ کوئی غلط کار غلط توقعات نہ لگا بیٹھے (سورۃ الاحزاب

حضور اکرمؐ نے فرمایا "خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان اور رعیت رکھنے والا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا" مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور وہ ان کے معاملہ میں جوابدہ ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس سے پوچھ ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایک عورت کے لئے چادر بچھائی اور وہ اس پر بیٹھ گئی تو پوچھنے پر بتایا گیا کہ وہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی میں نے اس کو وہ دے دی۔ اس نے یہ کھجور آدھی آدھی دونوں بیٹیوں کو دے دی' اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ حضور اکرمؐ سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کی پیدائش سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے یعنی دو بیٹیوں کی وجہ سے مصیبت و تنگدستی میں مبتلا ہو اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ نیک سلوک کرے تو یہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔ اسلام عورت کو تعلیم دینداری وراثت وغیرہ میں ہر لحاظ سے مرد کی طرح حقوق عطا کرتا ہے اسلام میں عورت کو ماں' بیوی' بیٹی یا بہن کی حیثیتوں میں ہر لحاظ سے اچھا مقام دیا ہے۔ حدیث میں ہے ماں کے قدموں میں جنت

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہفت روزہ ختم نبوت مطالعاتی جائزہ

قسط نمبر ۲

بازگشت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

اداریے

شمارہ نمبر۱ جلد نمبر۲

۱۔ کیا مرزائی ۲۹ مئی ۷۴ء کی تاریخ کو دہرانا چاہتے ہیں؟

۲۔ کیا ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) مسلمان ہے؟

۳۔ احمدی مسلم...... قادیانی مسلم...... ایک انوکھی ترکیب (سعید احمد جلال پوری)

۴۔ خوش آمدید اے ماہ رمضان (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۵۔ میں اس خسیس اور چھچھوری حرکت کی مذمت کرتا ہوں (مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء پر امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل کا اظہار تاسف اور مذمت)

۶۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا پرچہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی (امام کعبہ کا پیغام)، رمضان المبارک اور ہم

۷۔ عیدالفطر کا دن ہمارے لئے عیش و نشاط کا دن تھا۔

۸۔ اے کاش! فری میس کی طرح "قادیانیوں" کے املاک بھی ضبط کئے جاتے۔ (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۹۔ دستوری کمیشن اور قادیانی

۱۰۔ ایم۔ ایم احمد پلان (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۱۔ آہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب" (منظور احمد الحسینی)

۱۲۔ وزیر خزانہ جناب غلام اسحاق خان اصل پوزیشن واضح کریں

۱۳۔ پاکستان کو بچایئے........ ان سے بھی نمٹئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۴۔ روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے، قادیانی پاکستان کو قادیانستان بنانا چاہتے ہیں۔

۱۵۔ قربانی کی حقیقت (منظور احمد الحسینی)

۱۶۔ قادیانی ہڑاس (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۷۔ ربوہ چلئے، سندھ میں قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

۱۸۔ سقوط مشرقی پاکستان قادیانی سازشوں کا نتیجہ

۱۹۔ علماء کرام کی توہین ناقابل برداشت ہے

۲۰۔ یہ مطالبہ بھی مان لیا جائے

۲۱۔ ارتداد کی تبلیغ کی اجازت کیوں؟ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۲۔ اتحاد اور عزم و ہمت کا مظاہرہ (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۳۔ قادیانیت کا ناسور

۲۴۔ قادیانی اسلام دشمنی میں یہودیوں سے بڑھ کر (منظور احمد الحسینی)

۲۵۔ قادیانی ملازمین کا سروے

۲۶۔ سرکاری اداروں کے قادیانی ملازمین

۲۷۔ علماء کرام کا قادیانی منصوبہ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۸۔ "لاہور" کی دریدہ دہنی

۲۹۔ اقدامات شروع کیجئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۰۔ دیندار انجمن...... ایک خطرناک گروہ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۱۔ رقص و سرور کی محفلیں کب تک؟ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۲۔ قادیانی فتنے کے سدباب کے لئے چند تجاویز

۳۳۔ علماء کنونشن ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۴ء ایک جائزہ

۳۴۔ عظیم سانحہ ـــــ مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۵۔ ربوہ میں مسلمان طلبہ پر تشدد، کیا قادیانی غنڈہ گردی کی انتہا نہیں؟

۳۶۔ کیا یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا؟، سیالکوٹ چلو

۳۷۔ عربوں کو قادیانی فتنہ سے بچایئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۸۔ موجودہ حکومت کی پالیسی اور قادیانیت کا فروغ

۳۹۔ کراچی ایئرپورٹ کا حادثہ...... کیا اس میں قادیانی ملوث تو نہیں؟، قادیانی نورنامنٹ، ایک مسلمان سائنس دان کی صاف گوئی

۴۰۔ قادیانی دجل

۴۱۔ اور اب روس کا انعام

۴۲۔ حق کے پرچم کو بلند کیجئے

۴۳۔ خطرے کی گھنٹی

۴۴۔ قادیانی اپنے اصلی روپ میں

۴۵۔ قادیانیوں کی ننگی جارحیت

۴۶۔ اک حرف ناصحانہ

۴۷۔ صدر ضیاء الحق کا تازہ آرڈیننس، مرزا طاہر کا فرار (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۴۸۔ قادیانی غنڈوں کو گرفتار کیا جائے

۴۹۔ قادیانی ملازمین کے حلف ناموں کی پڑتال کی جائے

●●

اخبارِ ختمِ نبوّت

الحمدللہ سندھ جاگ اٹھا
ختم نبوت کانفرنسوں و کنونشنوں کی رپورٹ

ابوذر کے قلم سے

گزشتہ کچھ عرصہ سے اطلاعات مل رہی تھیں کہ صوبہ سندھ میں قادیانیوں نے ارتدادی مہم تیز کردی ہے۔ تھر کے علاقہ میں قادیانیت قبول کرنے کے لئے قادیانی مرتد بیعت فارم تقسیم کر رہے ہیں' پیسہ' نوکری' اور روزگار کے چکر میں سندھ کے عوام کو دھوکہ دیا جارہا ہے۔ یہ صورت حال سن کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتھم جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سرپرست پیر طریقت خطیب عالم حضرت قبلہ مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتھم کو والا نامہ تحریر فرمایا۔ جس میں اس صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ حضرت قبلہ مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف کو قدرت نے رد قادیانیت کے سلسلہ میں ایک خاص ذوق ودیعت فرمایا ہے۔ اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ تکوینی طور پر رد قادیانیت کے کام پر مامور ہیں۔ آپ نے حضرت امیر مرکزیہ کا خط پڑھتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام کو حکم فرمایا کہ صوبہ سندھ کے تمام ضلعی مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں اور عالی کنونشنوں کا اہتمام کیا جائے۔ علمائے کرام اور عوام کو قادیانی دجل سے باخبر کیا جائے۔ آپ نے اپنے دستخطوں سے سندھ کے علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ حضرات کو سندھ کے سیکریٹری جنرل مجاہد کبیر' خطیب شعلہ نوا' مرد حق جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو کو حکم فرمایا کہ وہ پورے سندھ کے جماعتی رفقاء کے نام ان کانفرنسوں و کنونشنوں کو کامیاب بنانے کے لئے سرکلر جاری کریں۔ جناب ڈاکٹر صاحب' مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے پروگرام ترتیب دیا۔ سرکلر جاری کردیئے گئے۔ فون پر ہدایت دی گئیں اور یوں سندھ میں ختم نبوت کانفرنس و کنونشوں کے لئے بھرپور تیاری شروع ہوگی۔ مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب کراچی تشریف لے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی سے مشاورت کے بعد اشتہارات وہاں سے طبع کرائے۔ اور صوبہ سندھ میں ان کی تقسیم و ترسیل کا عمل شروع ہوگیا۔ مرکزی نمائندگی کے لئے مولانا اللہ وسایا کو بلایا گیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین و رہنماء' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا راشد مدنی' مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر رفقاء نے بھرپور تیاری و انتظامات شروع کردیئے۔

ختم نبوت کنونشن میرپور خاص :

۷ جون بروز ہفتہ شام کو زکریا ایکسپریس سے مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکریٹری خطیب اسلام مولانا عبدالغفور حقانی و مولانا اللہ وسایا ملتان سے روانہ ہوئے' مولانا جمال اللہ الحسینی روہڑی سے ان کے ساتھ ہوگئے تھے۔ روہڑی اسٹیشن پر مولانا بشیر احمد مولانا محمد حسین ناصر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ ۸ جون کو یہ قافلہ ٹنڈو آدم اترا جہاں مولانا احمد میاں حمادی' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا راشد مدنی سمیت یہ حضرات میرپور خاص کے لئے روانہ ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ سے ٹرین کے ذریعہ میرپور خاص تشریف لائے۔

۸ جون بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد مدینہ میرپور خاص کی وسیع و عریض جامع مسجد میں علماء کنونشن شروع ہوا۔ ضلع بھر سے علماء کرام' جمعیت علماء اسلام کے عہدیداران تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد کا حال بھرا ہوا تھا' بھرپور خاص کے باعث کنونشن کی بجائے جلسہ عام کی شکل ہوگئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور جامع مسجد مدینہ کے خطیب مدرسہ مفتاح العلوم کے مہتمم حضرت مولانا قاری فیض اللہ صاحب میزبان تھے' مہمانوں کی خاطرمدارت کے لئے وسیع اہتمام کیا گیا تھا۔ جمعیت علماء اسلام میرپور خاص کے ضلعی صدر حضرت مولانا عبدالحفیظ سیال نے کنونشن کو

کامیاب بنانے کے لئے قابل فخر بھرپور جدوجہد کی۔ ابتدائی تلاوت و نظم کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ ان کے بعد مولانا اللہ وسایا نے کونشن کی غرض و غایت بیان کی۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمن نے قادیانی کفریات کو طشت از بام کیا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا جمال اللہ الحسینی نے فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی ذمہ داریوں کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے قرآن و سنت کی روشنی میں قادیانی فتنہ کی شرانگیزیوں پر سیر حاصل بیان فرمایا۔ سب سے آخر میں خطیب اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے قادیانی کفر کو للکارا۔ حضرات علماء کرام کو قادیانیت کے خلاف سینہ سپر ہونے کی تلقین کی۔ آپ کے مجاہدانہ خطاب سے قادیانیوں کے خواب مذخور حرام ہوگئے۔ آپ کی للکار سے میرپور خاص کی در و دیوار گونج اٹھے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ اور قادیانی شرانگیزیوں پر حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ آپ کا ایمان پرور بیان ظہر تک جاری رہا۔ ظہر کی نماز حضرت مولانا قاری فیض اللہ نے پڑھائی اور کونشن کی اختتامی دعا کرائی۔

ختم نبوت عمرکوٹ :

صوبہ سندھ کے تھر کے علاقہ میں عمرکوٹ ضلعی صدر مقام ہے۔ ۸ جون بعد از عشاء عمر کوٹ کے بازار میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ وسیع و عریض پنڈال کو روشنیوں سے بقعہ نور بنادیا گیا تھا۔ اسٹیج پر ضلع بھر کی دینی قیادت، جمعیت علماء اسلام کے رہنمایان اور ختم نبوت کے مجاہدین تشریف فرما تھے۔ کنری، ڈگری، مٹھی، تالھی، اور دیگر شہروں و قصبات سے قافلے ویگنوں، بسوں، ٹرالوں پر سفر طے کرتے ہوئے، کانفرنس میں شریک ہوئے کانفرنس میں حاضری بھرپور اور مثالی تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آج پورا ضلع ہی نہیں بلکہ پورا تھر قادیانی کفر کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جامع مسجد عمرکوٹ کے خطیب مولانا عبدالرحمن جمالی، مدرسہ منبع العلوم عمرکوٹ کے مہتمم مولانا عبدالرحمن نھڑی، مولانا محمد ہاشم سومرو، مولانا مراد علی راہموں میزبان تھے۔ کانفرنس کے شرکاء کے لئے دیدہ دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ ابتدائی بیانات کے بعد مفتی حفیظ الرحمن نے امت مسلمہ کی مسئلہ ختم نبوت سے لازوال وابستگی اور برصغیر میں قادیانی کفر کے احتساب کی تاریخ بیان کی۔ مولانا اللہ وسایا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور نزول من السماء کے عنوان پر مفصل خطاب کیا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی نے سندھ میں قادیانی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے قادیانی اور قادیانی نواز لابی کو للکارا کہ تم نے جان بوجھ کر ارتدادی مہم شروع کرکے اہل اسلام کو جوابی کارروائی پر مجبور کردیا ہے اگر قادیانیت اپنی حماقتوں سے باز نہ آئی تو اپنی اختیار کردہ ہلاکت کے گڑھے میں دفن کردی جائے گی۔ مولانا احمد میاں حمادی نے قادیانی کفریات کو کھول کھول کر بیان کیا اور قادیانی کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ اس کائنات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا گستاخ گروہ قادیانی جماعت ہے "گستاخ رسول کی شرعی سزا نافذ کرکے اس کے شر سے امت محمدیہ کو بچانا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنی ایمان پرور تلاوت و سحربیانی سے سامعین کے قلب و جگر کو منور کیا۔ آخر میں خطیب وادی مہران مجاہد فی سبیل اللہ، مرد غازی علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نعروں کی گونج پر سامعین کے دلوں کی دھڑکن بن کر مائیک پر تشریف لائے فلک شگاف نعروں سے عمرکوٹ کے در و دیوار جھوم اٹھے۔ آپ نے تلاوت کی تو فضاء ساکت ہوگئی، خطاب کیا تو سامعین دم بخود ہوگئے قادیانی کفر کو للکارا تو قادیانیت تھرتھرا اٹھی۔ آپ نے سامعین سے ختم نبوت کا کام کرنے کے لئے اپیل کی تو پورا مجمع لبیک لبیک کے نعرے لگاتا ہوا سروقد ہوگیا۔ رات کے اڑھائی تین بجے تک آپ نے خطاب کیا۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی کفر کو قانون کے کھونٹے پر باندھے اگر حکومت نے تساہل کیا یا قادیانی باز نہ آئے تو پھر اسلامیان سندھ کی ختم نبوت دوستی کے سامنے قادیانی کفر کو بھاگنے کی مہلت نہیں ملے گی۔

ختم نبوت کونشن ٹنڈو آدم :

۹ جون بروز پیر صبح دس بجے جامع مسجد مرکزی ٹنڈو آدم میں ضلع سانگھڑ کے علماء کرام کا کونشن رکھا گیا تھا۔ ضلع بھر سے جمعیت علماء اسلام کے قائدین، دینی مدارس کے مہتمم و مدرسین حضرات، مساجد کے ائمہ و خطباء، مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام و رضاکاروں نے بھرپور شرکت کی۔ ضلع کی بھرپور نمائندگی تھی، دور دراز تک شہروں و دیہاتوں سے حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی کی سرپرستی میں مجلس تحفظ ختم نبوت شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے رفقاء نے میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنماء مولانا عبدالغفور کھوسو، ٹنڈو آدم کے دینی مدارس کی شرکت نے کونشن میں جلسہ عام کا سماں پیدا کردیا۔ سانگھڑ کے مولانا عبدالغفور، ٹنڈو آدم کے مولانا حفیظ الرحمن، مولانا راشد مدنی، شہداد پور جامعہ حسینیہ کے مہتمم خطیب اہل سنت مولانا محمد یوسف، مولانا جمال اللہ الحسینی لطیف آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسجد مدنی، خطیب اسلام مولانا عبدالغفور حقانی، حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا اللہ

وسایا کے بیانات ہوئے‘ قراردادیں منظور کی گئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے بزرگ رہنما مولانا احمد میاں حمادی کی دعا پر ظہر کے بعد بخیرو خوبی کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس بدین :

۹ جون بعد از عشاء مہران چوک بدین میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ضلع بھر کے عوام نے قافلوں کی شکل میں کانفرنس میں شرکت کی۔ بدین کی تاریخ کا یہ عظیم الشان دینی اجتماع تھا‘ حضرت مولانا عبدالستار جاوڑو اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالغفور جتوئی نے صوبہ سندھ کے عظیم دینی رہنما شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے انتھک محنت کی۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ بدین میں خطاب کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کے لئے وسیع پیمانہ پر خورد و نوش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مولانا زبیر احمد میمن‘ ٹنڈو غلام علی‘ مولانا حافظ عبدالواحد سنگریہ ٹنڈو باگو‘ مولانا محمد قاسم جمالی اور دیگر جمعیت علماء اسلام کی قیادت نے کانفرنس کے لئے دن رات ایک کردیئے تھے۔ کانفرنس سے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن جامعہ دارالفیوض سجاول کے مولانا غلام اللہ‘ مولانا محمد عیسیٰ سموں‘ حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے قادیانی کفریات کو عوام کے سامنے بیان کیا تو عوام توبہ توبہ پکار اٹھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی نے اپنے عالمانہ فاضلانہ منطقیانہ بیان سے سامعین کے قلب و جگر کو منور کردیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے قادیانی عقائد پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ قادیانی چربہ اور نئے جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب لاہوری کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس مرتد کو بجرم ارتداد پھانسی پر لٹکایا جائے۔ آخری خطاب سندھ کے بے تاج شہنشاہ خطابت جمعیت علماء اسلام سندھ کے روح رواں حضرت ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا ہوا۔ آپ نے بدین کے عوام کو کانفرنس کے کامیاب بنانے پر خراج تحسین پیش کیا۔ رات گئے تک آپ کی خطابت کی گرجدار آواز گونج دار للکار سے بدین کے درودیوار پر وجد کی کیفیت طاری رہی۔ الحمدللہ کانفرنس بدین میں قادیانی فتنہ کی بیخ کنی کا باعث ہوگی۔

ختم نبوت کنونشن سجاول :

۱۰ جون بروز منگل سجاول کی تاریخی مرکزی جامع مسجد میں دن کے دس بجے ضلع ٹھٹھہ کے علماء کرام کا کنونشن منعقد ہوا۔ سجاول میں صوبہ سندھ کی مرکزی قدیمی دینی درسگاہ دارالفیوض ہاشمیہ ہے۔ جس میں حضرت علامہ شمس الحق افغانی جیسے اکابر علماء مدرس اور مولانا محمد شریف کشمیری (شیخ الحدیث جامع خیرالمدارس ملتان) جیسے طالب علموں نے دین کی شمع روشن کی۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب اس دینی جامعہ کے اولین بزرگوں میں سے تھے۔ آج کل حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی‘ حضرت مولانا غلام محمد سومرو‘ مولانا محمد صالح مداد‘ مولانا مفتی نذیر احمد‘ حضرت مولانا عمران صاحب نے اکابر کی اس امانت کو سینے سے لگا رکھا ہے۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی فاضل اجل خطیب نامور عالم دین اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر ہیں۔ آپ کی خطابت سے سندھ ہی نہیں بلکہ انگلستان بھی گونج رہا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے قدرت نے آپ کو قابل رشک جوہر سے نوازا ہے۔ آپ کی اخلاص بھری کاوشوں اور جمعیت علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں کی محنتوں سے ضلع ٹھٹھہ کے علماء کرام کی بہت بڑی تعداد نے کنونشن میں شرکت کی۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی مفتی حفیظ الرحمٰن‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا عبدالغفور حقانی‘ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی‘ حضرت ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا غلام اللہ نے صدارت فرمائی۔ مقررین نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کرنے کا حاضرین سے وعدہ لیا۔ جامع مسجد کا وسیع ہال اپنی تمام وسعتوں کے باوجود سامعین کی کثرت سے تنگی داماں کی شکایت کرنے لگا۔ علماء کرام نے ضلع بھر میں قادیانی ارتداد کے سامنے سد سکندری بننے کا عہد کیا۔

باقی آئندہ

بقیہ : عورتوں کے لئے رحمت

ہے ماں کی خدمت کا بہت ثواب بتایا گیا ہے‘ بیوی کی حیثیت سے قرآنی تعلیم یہ ہے کہ جس طرح تمہارا حق ان پر ہے اسی طرح ان کا حق بھی تم پر ہے بہن یا بیٹی کی شکل میں عورت کو اللہ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں عورت کے لئے بہترین فطری مقام اس کا گھر ہے۔ وہ گھر کی ملکہ ہے۔ اس کی کفالت مرد کے ذمہ ہے چادر چار دیواری اس کا تقدس اسلام نے یوں قائم کیا ہے کہ :

(ترجمہ) ”یعنی اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور گھر والوں کو سلام کرو“ تعلیم نبویؐ ہے کہ تین بار اجازت مانگی جائے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے اور اس بات کا برا نہ مانا جائے بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا انسانوں پر عظیم احسان ہے جس نے حضور اکرمؐ کو مبعوث فرمایا جن کی بدولت عورت کو عزت و احترام اور تکریم حاصل ہوئی۔

ضروری اطلاع

سولہویں سالانہ دو روزہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) ۹ تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۶ تا ۷ جمادی الثانی بروز جمعرات‘ جمعہ زیر صدارت مخدوم الشائخ خواجہ خواجگان خان محمد دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہورہی ہے جماعتی احباب نوٹ فرمالیں

شعبہ نشرواشاعت : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ حضوری باغ روڈ ملتان

دنیا بھر میں لاتعداد شائقین
رُوح افزا
نوشِ جاں کرتے ہیں
اور اکثر اسے تناول بھی
فرماتے ہیں
معیار ہر قیمت پر
رُوح افزا، ٹھنڈے پانی، دودھ یا لسی میں شامل کیجیے
اور نہایت خوش ذائقہ مشروب کا لُطف اٹھایئے۔
آئس کریم، قلفی، کسٹرڈ، فروٹ سلاد، فالودہ یا فرنی میں
رُوح افزا ملا کر کھایئے، آپ کی پسندیدہ سویٹ ڈش
کا مزا دوبالا ہو جائے گا۔
رُوح افزا کا یہ متنوع استعمال
آپ کو نئے ذائقوں سے روشناس کرائے گا۔
ہمدرد
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
SHARBAT ROOH AFZA
Adarts HRA 6/97

REGD NO SS-160

بارہویں عالمی — سالانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم
صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے
بروز اتوار

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ۔ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ۔ قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد ۔ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یوکے
071-737 8199